بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ

تعلیماتِ تصوّف

خلاصہ

تعلیماتِ رحیمی

مؤلفہ حضرت مولانا عبداللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مع

شجراتِ سلسلۂ قادریہ مجددیہ غفوریہ رحیمیہ

و

سلاسل نقشبندیہ چشتیہ صابریہ

دار التصنیف لمیٹڈ

مجاہد آباد، حب ریور روڈ، کراچی ۲۸، پاکستان

فون ۹۸-۲۲۶۵۹۶

کتب سلسلہ

تعلیماتِ رحیمی تصوف پر مختصر مگر جامع اور مستند کتاب جس میں سلسلہ قادریہ مجددیہ کے ذکر اذکار کا طریقہ اور روزانہ کے معمولات پر بصیرت افروز معلومات ہیں۔

از مولانا عبداللہ شاہ غوث رحمۃ اللہ علیہ جلال آبادی ثم الکرنالوی

رسالہ قطرات حضرت مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی قدس اللہ سرہٗ العزیز کی فارسی تصنیف موسومہ ہمعات کا بامحاورہ اردو ترجمہ موسوم بہ قطرات

از مولانا حضرت عبداللہ شاہ غوث رحمۃ اللہ علیہ۔

التوحید معرکۃ الآرا مسئلہ وحدت الوجود اور وحدت الشہود پر ایک تحقیقی بحث۔

از حضرت مولانا عبداللہ شاہ غوث رحمۃ اللہ علیہ

رسالہ الختم الکامل تراویح میں بسم اللہ کے عدم جہر پر بالروایات مفید معلومات۔

از حضرت مولانا عبداللہ شاہ غوث رحمۃ اللہ علیہ

رہنمائے طریقت حضرت مولانا عبداللہ شاہ غوث رحمۃ اللہ علیہ کے خود نوشت سوانح سلوک کا اردو ترجمہ

از مولانا اشتیاق احمد رحمۃ اللہ علیہ

شجرہ ہذا اور جملہ کتب سلسلہ مندرجہ ذیل پتہ پر مفت طلب کی جاسکتی ہیں

مکتبہ دار التصنیف لمیٹڈ۔ شاہراہ لیاقت صدر۔ کراچی ۳

فون ــــ ۵۲۴۳۲۵

شریعت اور طریقت

شریعت اور طریقت کے اصل ہادی اور راہنما حضرت سرورِ عالم پیغمبرِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو کچھ آپ کے افعال ظاہری تھے یا جو کچھ آپ نے امر ونہی فرمایا اس کی اتباع کرنا شریعت پر عمل کرنا ہے اور جو کچھ آپ کا قلبی تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہتا تھا اس کا حاصل کرنا سلوک و طریقت ہے۔

ہر ایک سالکِ طریقت کے واسطے اتباعِ شریعت ضروری ہے ہر وہ اعتقاد اور عمل جو شریعت کے خلاف ہو مردود اور نامقبول ہے پس جو شخص کہ سلوکِ طریقت کا قصد کرے اس کو لازم ہے کہ اول اپنے عقائد اور افعال شریعت کے موافق درست کرے بدوں اس کے کامیابی غیر ممکن ہے۔ فرض او واجب کے سوا سنن اور مستحبات کے ادا کرنے کی کوشش کرے اور ممنوعات حرام ہوں یا مکروہ سب سے پرہیز کرے۔ طریقۂ قادریہ، مجددیہ، غفوریہ، رحیمیہ میں اتباعِ شریعت کا اشد اہتمام ہے۔ امام طریقہ ہذا حضرت پیران پیر عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص مدعی حال ہو اور اتباعِ شریعت نہ کرے اس سے چور اور زناکار بھی اچھا ہے۔ اس سے سمجھ لیں کہ اتباع شریعت کی کس قدر تاکید ہے۔

آیاتِ قرآنی اور حدیث نبوی میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ قلبی تعلق کے حالات میں سے یہ ہیں۔

قوت ایمان و یقین، استقامت فی الدین، زہد عن الدنیا اور رغبت فی الآخرۃ

انشراح قلب، دوام ذکر و کثرت عبادت کے ساتھ لذت فی الصلوٰۃ والعبادۃ، دوام توجہ الی اللہ، قرب و حضور مع المحبت والادب وغیرہ وغیرہ اس قسم کے امور ہیں جو سلوک طریقت سے مطلوب ہیں۔ باطن سے متعلق احکام میں سے ہے اللہ سے محبت رکھنا۔ اللہ سے ڈرنا، اللہ کو یاد رکھنا، دنیا سے محبت کم ہونا، خدا کی مشیت پر راضی رہنا، حرص نہ کرنا عبادت میں دل کا حاضر رکھنا، دین کے کاموں کو اخلاص سے کرنا، کسی چیز کو حقیر نہ سمجھنا، خود پسندی نہ ہونا، غصہ کو ضبط کرنا وغیرہ ان اخلاق کو طریقت سے حاصل کرنا اور ظاہری احکام کی طرح ان باطنی احکام پر عمل کرنا بھی فرض و واجب ہے نیز ان باطنی خرابیوں سے اکثر ظاہری اعمال میں بھی خرابی آجاتی ہے جیسے خدا سے محبت کم ہو جانے سے نماز میں سستی ہو گئی یا جلدی جلدی بلا تعدیلِ ارکان پڑھی یا بُخل سے زکوٰۃ اور حج کی ہمت نہ ہوئی یا غرور و غصہ سے کسی پر ظلم ہو گیا یا حقوق تلف ہو گئے۔

واضح رہے کہ خواہشاتِ نفس میں مبتلا روح ان تمام احکام باطنہ کی تعمیل سے محروم رہتی ہے اور نفس امّارہ ہمیشہ ان کے برخلاف اس کو کھینچتا رہتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو بظاہر بشر اور باطن میں نورٌ علیٰ نور تھے۔ جو شخص حضرت کی صحبت سے فیض یاب ہوتا تھا اس کو ریاضت و مجاہدہ کی مشقت کے بغیر امور مذکورہ بدرجہ اتم حاصل ہو جاتے تھے اسلام کے لیے جو مشقتیں انہوں نے اٹھائیں وہی ان کی ریاضت اور مجاہدہ سلوک تھیں۔ پھر آپ سے اب تک علی التواتر یہ فیض جاری رہا۔ لیکن جس قدر زمانہ آپ سے بعید ہوتا گیا یہ قوت افاضہ کم ہوتی گئی۔ لہٰذا پیشوایانِ طریقہ نے ذکر و فکر وغیرہ کے کچھ اصول مقرر کیے۔ جن کی اتباع کرنے سے انجلا یعنی صفائی روح اور تزکیہ نفس ہو کر ایسے حالات قلبیہ بہ سہولت حاصل ہوں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے۔

توحید الٰہی

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اپنی استعداد کے مطابق توحید اور صفات و افعال الٰہی کا وہ علم حاصل ہو جس کے حاصل کرنے کی قرآن حکیم میں تاکید کیگئی ہے۔

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىكُمْ — اور اچھی طرح جان لو کہ کوئی معبود (الٰہ) نہیں ہے مگر صرف "اللہ" اور جان رکھو کہ اللہ ہی ہے جو تمہارا مولا ہے۔

اس علم کی ظاہری صورت تو اللہ تعالیٰ کو دل سے ایک ماننا۔ اس کی ذات و صفات میں کسی کو اس کا شریک نہ بنانا۔

لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔ — اس کی مثل جیسی کوئی چیز نہیں وہی سمیع و بصیر ہے

صفات الٰہی

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا — اللہ ہی کے لئے ہیں سارے اچھے نام انہیں ناموں سے اس کو پکارو

ان تمام اوصاف سے اس کو پاک یقین کرنا جو اس کی شان کے مناسب ہے۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یَصِفُوْنَ — اللہ ان تمام صفات سے پاک ہے جو وہ (مشرک) اس کی بیان کرتے ہیں

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ — اللہ ان سب باتوں سے پاک ہے جن سے وہ شریک ٹھہراتے ہیں

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو تمام افعال و اشیاء کا خالق جاننا، افعال الٰہی کی حکمتیں سمجھنا۔ اور تمام کائنات میں اسی کو حقیقی فاعل یقین کرنا۔

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ — خبردار رہو کہ اسی کی خلق ہے اور اسی کا امر ہے۔

ان صفات کے علوم سے معرفت الٰہی حاصل ہوتی ہے اور یہ موقوف ہے اللہ تعالیٰ کے ان تمام احکام کے بجالانے پر جن کا اللہ تعالیٰ نے انسان کو مکلف بنایا ہے اور وہی انسان کو ان اعمال کی جزا دینے والا ہے۔

مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ روز جزا کا مالک ہے۔

لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ حکم اسی کا ہے اور اسی کی طرف تمہیں لوٹنا ہے۔

اور انہی تشریح کے اوامر و منہیات کو جاننے پر شریعت کا علم و عمل موقوف ہے۔

خلاصہ یہ کہ حقیقت کا علم معرفت پر اور معرفت حاصل ہونا شریعت کے علم اور اس پر عمل کرنے پر موقوف ہے اور علم شریعت چار اصول پر قائم ہے۔

(۱) علم کتاب الٰہی۔

(۲) علوم السنتہ یعنی رسول اللہ کے قول و فعل اور اُنکے سکوت سے ثابت کئے ہوئے احکام کا علم۔

(۳) کتاب الٰہی یا سنت نبوی کی کسی تشریح پر صحابہ یا بعد کے علماء متقین کا اجماع۔

(۴) ان تینوں اصولوں سے ثابت شدہ کسی حکم پر علماء مجتہدین کا قیاس۔

ہر شخص کے لئے ان اصول شریعت کا تفصیلی علم ضروری نہیں ہے صرف ان احکام و منہیات کو جاننا ضروری ہے جو فرائض و واجبات اور حقوق ادا کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ اسی بقدر کفایت علم پر محقق صوفیا کے نزدیک راہ معرفت کے سلوک اور تصوف کی بنیاد ہے۔

وَفَّقَنَا اللّٰهُ لِمَا يُحِبُّ وَيَرْضىٰ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلامی تصوّف اور اس کا ثبوت

تصوّف کا ثبوت

حدیث کی کتابوں میں حدیث جبرئیل کو اصول دین کے بیان میں بنیادی حیثیت حاصل ہے جس میں دین کو اسلام ایمان اور احسان سے مرکب بیان فرمایا گیا ہے حدیث کے آخری حصہ کو مدنظر رکھا جائے فَاِنَّهٗ جِبْرِیْلُ اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُمْ۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے امام مالکؒ کا قول نقل کیا ہے کہ جس نے فقہ کے بغیر تصوف حاصل کیا وہ زندیق ہوا اور جس نے تصوف سیکھے بغیر فقہ کا علم حاصل کیا وہ فاسق ہوا اور جس نے دونوں کو جمع کیا وہ محقق ہوا۔

اس سے ظاہر ہے کہ تصوف جزو دین ہے۔ اس سے انکار دین سے انکار ہے۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے "تفہیمات الٰہیہ" میں وضاحت فرمادی ہے کہ تصوف کے بغیر نہ دین سلامت رہ سکتا ہے نہ شریعت زندہ رہ سکتی ہے اور فرمایا کہ تمام شریعت کے لیے اس فن کی وہی حیثیت ہے جو جسم کے لیے روح کی ہے اور لفظ کیلئے معنی کی ہے۔

قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی نے سورۃ توبہ کی آیت "مَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا کَافَّۃً" کی تفسیر کے سلسلے میں تصوف کی اہمیت سے متعلق تفسیر مظہری میں یوں وضاحت فرمائی ہے کہ صوفیائے کرام جس علم کو "لَدُنی" کہتے ہیں اس کا حصول فرض عین ہے کیونکہ اس کا ثمرہ صفائی قلب ہے غیر اللہ کے شغل سے اور قلب کا مشغول ہونا ہے استحضار یعنی دوام حضور سے اور تزکیہ نفس ہے رذائل اخلاق سے۔ جیسے تکبّر، حسد، حُبّ دنیا، حُبّ جاہ

عبادات میں سستی، شہوات نفسانی ریا، وغیرہ۔

امام غزالیؒ کی تحقیق یہ ہے کہ علم تصوف کا حصول فرض عین ہے۔ فرماتے ہیں جیسے باقی علوم دینیہ فرض ہیں اسی طرح علم سلوک بھی فرض ہے جو علم احوال قلب ہے بحوالہ تعلیم المتعلمین ص۱۔ مولانا تھانوی نے بھی تعلیم تصوف کو فرض عین قرار دیا ہے (بحوالہ التکشف عن مہمات التصوف)۔ علامہ شامی نے احوال قلب کی تفصیل کے سلسلہ میں فرمایا ہے پس مومن کو لازم ہے کہ رذائل کے دفعیہ کے لیے علم اتنا حاصل کرے جتنا اپنے نفس کو اس کا محتاج سمجھے ان کا ازالہ فرض عین ہے۔ (بحوالہ در مختار جلد اول بحث علم القلب)

(تفسیر حمل ص۴۹ میں ہے) دین وہ چیز ہے جو تغیر و تبدل قبول نہیں کرتا۔ وہ توحید و اخلاص ہے، جسے تمام انبیا لے کر آئے۔

اس سے ثابت ہوا کہ تصوف اسلامی اصول دین سے ہے اور یہ عبارت خلوص و احسان سے اور بغیر خلوص نہ توحید قبول ہے نہ ایمان و عمل۔

سُنّت و بدعت

جو حکم یا چیز بوجود شرعی قرون ثلاثہ میں موجود تھی وہ سنت ہے اور جو حکم بوجود شرعی قرون ثلاثہ میں موجود نہ تھا وہ بدعت ہے۔ وجود شرعی اس کو کہتے ہیں کہ بغیر بیان رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلوم نہ ہو سکے۔ حس و عقل کا اس میں دخل نہ ہو۔ اذکار حضرات صوفیہ تو وہ سنت ہے کہ جس کا ثبوت صراحۃً رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں اور خیر القرون میں پایا جاتا ہے۔ وہ اذکار و اشغال جن کی اصل کتاب و سنت میں موجود ہو اور ان کی جزئیات مشائخ نے اس اصل سے اخذ کی ہوں وہ داخل سنت ہوں گی کیونکہ وسائل و ذرائع حکم مقاصد میں داخل ہیں۔ دوسرے یہ کہ تعلق باللہ توجہ الی اللہ نسبت باللہ سب مامور من اللہ ہیں۔ سینکڑوں آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے ان کا مامور من اللہ ہونا ثابت ہے۔

تمام شریعت کا خلاصۂ اجمال یہ ہے کہ مال و اولاد سے تعلق حفاظت کا ہو اور اللہ تعالیٰ سے تعلق عبادت اور اطاعت کا ہو۔ جب تعلق باللہ وغیرہ مامور من اللہ ہیں مقصود لذاتہ ہیں اور جو چیز اللہ کی طرف سے مامور بہ ہو اس کی تحصیل کے لیے جو ذرائع و وسائل اختیار کیئے جائیں گے یا جو طریقہ مقرر کیا جائے گا وہ بھی مامور بہ ہوگا۔ دیکھئے مقصود لذاتہ تو نماز ہے نماز چونکہ موقوف ہے وضو پر لہذا وضو کے لیے پانی مہیا کرنا واجب ہوگا۔ کیونکہ وہی تو ذریعہ و وسیلہ طہارت ہے اسی طرح نماز کے لیے ستر عورت فرض ہے تو لباس کا مہیا کرنا بھی فرض ہے۔ لہٰذا ذکر الہٰی کے سلسلے میں مشائخ صوفیہ نے جو وسائل اور ذرائع اختیار کیے جن پر مقصود ذاتی موقوف تھا وہ بھی مقاصد میں داخل ہوئے ان کو بدعت نہیں کہا جاتا۔ یہ احداث فی الدین نہیں احداث للدین ہے۔

غرضیکہ اذکار کا اصلی مقصد تعلق مع اللہ اور توجہ الی اللہ ہے جس طریقہ سے حاصل ہو وہ اختیار کرنا فرض کے حکم میں داخل ہوگا۔ دیکھیئے اعلاء کلمۃ اللہ ایک مقصد ہے اور جہاد بھی اس کا ذریعہ ہے۔ زمانہ کے لحاظ سے جہاد جن آلات پر موقوف ہوگا ان کی تحصیل بھی فرض ہوگی یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ اب بھی جہاد کے لئے تلوار و نیزہ استعمال کرنا سنت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرامؓ نے انہیں سے جہاد کیا تھا اور توپ، ٹینک، ہوائی جہاز وغیرہ آلات حرب موجودہ کا استعمال بدعت ہے بلکہ اب جدید آلات حرب حاصل کرنا فرض اور سنت قرار پائیگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں درجہ احسان ادائیگی فرائض اور صحبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا جاتا تھا۔ جب آفتاب نبوت اوجھل ہو گیا تو مجاہدات و ریاضیات کی ضرورت محسوس ہوئی تاکہ دین کا یہ اہم حصہ جو مقصود لذاتہ ہے حاصل ہو سکے۔

اجتماعی ذکر جو بصورت حلقہ مروج ہے اس میں ذاکرین کے انوار کا عکس ایک دوسرے پر پڑتا ہے، قلب میں انبساط پیدا ہوتا ہے ہمت قوی ہو جاتی ہے اور اس سے جو تاثیر

باطن میں پیدا ہوتی ہے وہ الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی۔ یہ کیفیت چشیدنی ہے گفتنی نہیں ہے۔

ذوق ایں بادہ ندانی بخدا تا نچشی

آیت اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا عموماً اور صبح وشام کا ذکر خصوصاً اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر وقت ذاکر رہنا یہ نص سے ثابت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

صحبت شیخ

واضح رہے کہ حالات، واردات، کیفیات اور روحانی ترقی کے لیے مراقبات ...... کتابوں سے سیکھنے کی چیز ہی نہیں کیونکہ واضعان الفاظ نے ان کیلئے الفاظ وضع ہی نہیں کئے یہ کمالات شیخ کے سینے سے حاصل ہوتے ہیں، شیخ کے باطن سے، شیخ کی روح سے حاصل ہوتے ہیں۔

یاد رکھو تصوف کا اصل مقصد فیض صحبت شیخ ہے۔ اہل اللہ کے فیض صحبت سے وہ کچھ ملتا ہے جو کتابوں سے حاصل نہیں ہوتا۔ علم بھی بلا صحبت اہل اللہ مفید نہیں۔

مثال۔ حضرت مولانائے روم رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

صحابہ کرام سب کے سب عالم نہ تھے، مگر ادنیٰ سے ادنیٰ صحابی کی فضیلت موجودہ وقت تک کے اعلیٰ سے اعلیٰ محدث فقیہہ اور بڑے سے بڑے ولی، غوث، قطب، ابدال پر مسلم ہے۔ اس فضیلت کا مدار محض حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بابرکت وسعادت پر ہے۔ جس قدر جس صحابی کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت نصیب ہوئی وہ صحابہؓ میں زیادہ درجات کا مالک بنا اور اسی وجہ سے ہمیشہ اہل اللہ نے فیض صحبت پر زیادہ سے زیادہ زور دیا۔ یہ چیز کتابوں اور محض مطالعہ سے حاصل نہیں ہوتی۔

خود بخود آں شہ ابرار بہ بر می آید

نہ بزور نہ بزارے نہ بہ زر می آید

علم اور چیز ہے اور مشاہدہ اور چیز ہے۔ ہاں اگر علم پر رنگ چڑھانا ہو تو اہلُ اللہ کے فیضِ صحبت سے چڑھے گا اور انہی کی صحبت سے معرفتِ حق نصیب ہوگی۔

اہلُ اللہ خاصانِ خدا اور مقربانِ خداوندی ہیں۔ جس اللہ والے پر ہمہ وقت انوارِ الٰہی کی بارش ہوتی ہو کیا اس کے قریب بیٹھنے والا محروم رہے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی اور بری صحبت کی مثال کو اس طرح واضح فرمایا کہ اچھی صحبت کی مثال عطر فروش کی دوکان ہے جو اس دوکان میں جائے گا وہ اگر عطر نہ بھی خریدے تو اس کی خوشبو تو ضرور سونگھے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بری صحبت کو لوہار کی بھٹی سے تشبیہہ دی ایسی دوکان میں جانے والا اپنے کپڑے ضرور جلا کر آئے گا۔

اسی کے باعث حضرت امام احمد بن حنبل نور اللہ مرقدہٗ جو امت کے امام تھے اور چھ لاکھ احادیث کے حافظ تھے غالباً بشر حافیؒ یا حضرت داؤد طائیؒ کی خدمت میں جایا کرتے تھے کسی نے عرض کیا حضرت آپ اتنے بڑے عالم بن کر اس فقیر کھدر پوش کے پاس کیوں جاتے ہیں۔ جواباً فرمایا۔ ان کی صحبت سے ایسی ایسی باتیں ملتی ہیں جو ہماری معلومات میں نہیں ہوتیں۔

اسی طرح مولانا حسین علی صاحب خواجہ محمد عثمان موسیٰ زئی شریف کی خدمت میں موسیٰ زئی شریف پیدل تشریف لے جاتے تھے۔ ؎

صحبتِ صالح ترا صالح کند
صحبتِ طالح ترا طالح کند
ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
گو نشیند در حضورِ اولیاء

یعنی بدبخت کی صحبت تمہیں بدبخت اور نیک بخت کی صحبت تمہیں نیک بنا دے گی۔ جو شخص خدائے تعالیٰ کی ہمنشینی کا طالب ہو تو اسے اولیائے کرام کی صحبت اختیار کرنی چاہیئے ؎

یک زمانہ صحبت با اولیاء ۔ بہتر از صد سالہ طاعت بے ریاء
صحبتِ نیکاں اگر یک ساعت است ۔ بہتر از صد سالہ طاعت است

اللہ والوں کی تھوڑی دیر کی صحبت سو سال کی بے ریا عبادت سے بہتر ہے۔ نیکوں کی صحبت اگر ایک گھڑی بھی نصیب ہو جائے تو وہ سو سال کی عبادت سے افضل ہے۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات کامل کی صحبت اور ان کی مبارک توجہ سے دل کے اندر ایسی حالت پیدا ہو جاتی جو ساری عمر کے لیے مفتاحِ سعادت اور ہزار سالہ عبادت سے بھی افضل ہوتی ہے۔

محبتِ شیخ

مرشد کامل سے جس قدر محبت کا رابطہ ہوگا مرید دور رہ کر بھی شیخ کے فیض سے فیضیاب ہوتا رہے گا۔ بدون محبت آدمی مرشد کی تعمیل نہ کرنے والوں میں شمار ہے۔ خواہ کتنا ہی قریب ہو مگر بے نصیب ہے۔

حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ قدس سرہ العزیز شجاع آباد میں قاضی احسان احمد شجاع آبادی کی مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا:

"اے شجاع آباد والو آپ لوگوں کو اللہ والوں کی حقیقت کیا معلوم ان لوگوں کی جوتیوں کے ذروں سے وہ موتی ملتے ہیں جو بادشاہوں کے تاجوں میں بھی نہیں ملتے۔ ہم نے ان اللہ والوں کی جوتیوں کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنایا تو ہمیں سب کچھ نصیب ہوا۔"

اگر شیخ سے دور ہو تو پھر کم از کم ایک یا دو ماہ میں مرشد کی خدمت میں ضرور حاضر ہو۔ کم از کم پندرھویں دن خط لکھے، اپنی حقیقت اور دردِ دل کا حال لکھے کسی سے نہ لکھوائے بلکہ جیسے بھی لکھنا آتا ہو خود لکھے۔ جہاں تک ہو اپنے جذبات کا صاف صاف اظہار کرے انشاءاللہ شیخ کامل خط کے ذریعہ ہی درستی فرما دیں گے۔ آگے بڑھانا ہو گا تو آگے کے اسباق دے دیں گے اور ضرور دیں گے۔

مرشد کی خدمت میں حاضر ہو کر اگر محسوس ہو کہ توجہ ہی نہ دی۔ ایسا خیال بھی دل میں نہ آنے دے بلکہ یہ خیال پختہ دل میں جما لیں کہ مرشد کا مرید کو ایک دفعہ دیکھ لینا ہی نعمت غیر مترقبہ ہے۔

اگر مرشد اپنے گھر پر تشریف فرما ہوں تو افسوس نہ کریں مخلص کو ان کے غیر موجود ہونے پر بھی فیض نصیب ہوتا ہے۔

شیخ المشائخ حضرت مولانا فضل علی صاحبؒ قریشی مسکین پوری کی غیر موجودگی میں ان کی مسجد مبارک اور گھر کی در و دیوار اور اینٹ اینٹ سے ان سے تعلق رکھنے والے ان کا فیض لے کر آتے تھے۔

طالب خدا باش طالب لذت مباش

طالب کو طلب خدا چاہیے نہ کہ لذت چاہیے۔

پیر کی خدمت میں آنے والے خادم بن کر آتے ہیں، مہمان بن کر نہیں۔ شیخ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں تو اس طرح حاضر ہوتے ہیں۔ ان کی مجلس میں اللہ کے سوا ہر چیز سے دل خالی ہوتا ہے۔ تصور اور دھیان میں یہ ہونا چاہیے۔

فیضانِ شیخ

فیض آرہا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر سے میرے شیخ کے قلب مبارک میں اور میرے شیخ کے قلب مبارک سے میرے قلب میں اور یہ تصور و دھیان نہایت پختہ ہونا چاہیے تاکہ فیض حاصل ہو اور فیض حاصل کرنے کا یہی طریقہ ہے۔

اولیاء اللہ کی ارواح سے اور ان کے قبور سے فیض حاصل کرنا اہل سنت والجماعت کا اجماعی مسئلہ ہے۔ بعض لوگوں کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ بدن موت کے بعد عالم دنیا کی چیز اور روح عالم برزخ کی چیز ہے۔ دنیا اور برزخ میں بہت دوری ہے تو روح کو کیسے دیکھا جا سکتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ یہ دوری جسم کے لیے ہے، روح کے لیے نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں اہل برزخ کو دیکھا۔ راحت کی حالت نیز عذاب کی حالت میں بھی دیکھا۔ انبیاء علیہم السلام سے ملاقات ہوئی۔ انبیاء کی امامت بھی کی۔ ان سے کلام ہوا حالانکہ وہ برزخ میں تھے انبیاء لہ روح مع الجسد حاضر ہوئے، یہی قول معتبر ہے۔ دیکھئے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کتنا فیض ہوا کہ پچاس نمازوں کی جگہ پانچ ہی فرض ہوئیں۔ کیا

اس کے بعد بھی روح سے فیض لینے میں شبہ رہ سکتا ہے۔

روح کو دیکھنا، اس سے کلام کرنا، اس سے فیض لینا، اس سے سوال و جواب کرنا اور روح کی حیات کس طرح ہونا وغیرہ تو یہ چیزیں بتائی نہیں جا سکتیں البتہ سیکھی اور سکھائی جا سکتی ہیں۔ روح سے فیض حاصل کیا جا سکتا ہے۔ قبر کے عذاب و انعام کو دیکھا جا سکتا ہے۔ انبیا کی ارواح سے ملاقات ہو سکتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر روحانی بیعت بھی ہو سکتی ہے بشرطیکہ اتباعِ سنت اخلاص سے طلب ہو۔

روح کے بدن سے جدا ہونے سے تصرف و تدبیر کا تعلق بدن سے ختم ہو جاتا ہے، اس جدائی کو موت سے تعبیر کرتے ہیں۔ روح فانی نہیں

موت کے بعد روح زندہ رہتی ہے اور تمام علوم و کمالات جو اس کو زندگی میں حاصل تھے وہ سب موت کے بعد بھی حاصل رہتے ہیں۔ دنیا کے حالات کا علم ہوتا ہے۔ عرف الشذی میں لکھا ہے کہ میت کو علم ہونا اجماعی عقیدہ ہے۔ عرف الشذی مصنفہ مولانا انور شاہ صاحب کشمیری میں محققین کا مذہب یہی لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کا مذہب یہی ہے کہ میت کو دنیا کے حالات کا علم ہوتا ہے۔ لہٰذا اہل سنت والجماعت کا یہی عقیدہ ہے کہ میت کو عالم برزخ میں دنیا کے حالات کا علم ہوتا ہے۔

معلوم ہوا کہ روح زندہ ہے۔ کمالات و علوم دنیا اس سے چھینے نہیں جاتے وہ علوم دنیا اس سے حاصل کئے جا سکتے ہیں جو اس کو دنیا میں حاصل تھے۔ شرط یہ ہے کہ حاصل کرنے والا برزخ سے روح کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کی قوت رکھتا ہو جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازوں کی کمی کا فائدہ حاصل ہوا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اسلامی تصوّف کی حقیقت

لغت کے اعتبار سے تصوف کی اصل خواہ صوف ہو اور حقیقت کے لحاظ سے اس کا رشتہ چاہے صفا سے جا ملے اس میں شک نہیں کہ یہ دین کا ایک اہم شعبہ ہے جس کی اصل و اساس نیت و عمل کے اخلاص پر ہے اور اس کی غرض و غایت اللہ تعالیٰ کے ساتھ قریبی تعلق اور حصول رضائے الٰہی ہے۔

قرآن و حدیث کے ارشادات و نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ اور آثار صحابہؓ سے دین کے اس شعبہ اور اس کی غرض و غایت کا ثبوت ملتا ہے۔ عہدِ رسالت اور صحابہ کرامؓ میں دین کا یہ اہم شعبہ بھی موجود تھا۔ کیونکہ تزکیہ باطن خود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائض رسالت میں شامل تھا اور صحابہؓ کی زندگی بھی اس تزکیہ کا نمونہ تھی۔ قرآن حکیم میں اسے تقویٰ، تزکیہ اور خشیۃ اللہ سے تعبیر کیا گیا ہے اور حدیث میں اسے احسان سے موسوم کیا گیا ہے اور اس کو دین کا ماحصل قرار دیا گیا ہے۔

مختصر یہ کہ تصوف و احسان و سلوک اور اخلاص ایک ہی حقیقت کی مختلف تعبیریں ہیں۔

تعلیم نبوّت کے دو پہلو ہیں اور دونوں یکساں اہمیّت رکھتے ہیں۔ نبوت کے ظاہری پہلو کا تعلق تلاوتِ آیات اور تعلیم و تشریح قرآن سے اور نبوت کے باطنی پہلو کا تعلق تزکیہ باطن سے ہے۔ جن حضرات کو نبوت کے صرف ظاہری پہلو سے حصہ وافر ملا وہ مفسر، محدث، فقیہہ، مبلغ کے ناموں سے موسوم ہوئے اور جنہیں اس کے ساتھ ہی

نبوت کے باطنی پہلو سے بھی سرفراز فرمایا گیا ان کو اولیاء اللہ سے موسوم کیا جاتا ہے۔ لیکن ان سب کا سرچشمہ قرآن و حدیث ہے۔ اللہ اور بندے کے درمیان تعلق کو محکم اور قائم رکھنے والی چیز اعتصام بالکتاب والسنہ ہے۔ یہی مدار نجات ہے۔ قبر سے حشر تک اتباع کتاب و سنت کے متعلق سوال ہوگا یہی وجہ ہے کہ محققین صوفیائے کرام نے شیخ یا پیر کے لیے بقدر ضرورت قرآن و حدیث کا عالم ہونا لازم قرار دیا ہے اتباعِ سنت کا پورا پورا حق ان اللہ والوں نے ادا کیا جنہوں نے نبوت کے ظاہری اور باطنی دونوں پہلوؤں کی اہمیت کو محسوس کیا اور ہمیشہ پیشِ نظر رکھا اور تبلیغ و اشاعت تزکیہ نفوس سے کبھی جدا نہ ہونے دیا۔ چنانچہ تصوف کا اصل سرمایہ اتباع سنت ہے۔

علم تصوف میں ان لوگوں کے احوال سے بحث ہوتی ہے جو احکام شریعت کے مکلف ہیں۔ اس حیثیت سے کہ ان کا کون سا فعل قرب الٰہی کا سبب بنتا ہے اور کون سا فعل اللہ سے دوری کا موجب ہے۔

خلاصہ مضمون یہ ہے کہ تصوف وہ علم ہے جس سے تزکیہ نفوس اور صفائے اخلاق ظاہر و باطن کی تعمیر کے احوال پہچانے جاتے ہیں تاکہ نفس کی اصلاح ہو اور سعادت ابدی حاصل ہو۔ رب العالمین کی رضا اور اس کی معرفت حاصل ہو۔ تصوف کا موضوع تزکیہ و تصفیہ اور تعمیر باطن ہے اور اس کا مقصد ابدی سعادت کا حصول ہے۔

غرضیکہ تصوف کی اجمالی حقیقت ذکر کرنے سے یہ واضح ہے کہ تصوف اسلامی ان خرافات سے مبرا ہے جو دین کے نام پر مروج کر دی گئی ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تزکیہ نفس و حقیقتِ احسان

احسان کسی کے ساتھ ایسی نیکی کرنے کو کہا جاتا ہے جو کرنے والے پر فرض اور دوسرے کا واجب حق نہ ہو لیکن دراصل لفظ احسان کا قرآنی مفہوم اور تصور اس سے زیادہ وسیع ہے۔ کسی عمل کی ظاہری خوبی کے علاوہ نیت عمل اور عمل کی غرض و غایت کی خوبی بھی احسان کے مفہوم میں شامل ہے اور اسی عام مفہوم کے اعتبار سے قرآن حکیم میں جگہ جگہ اس معنی کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی گئی ہے مثلاً عمل کی ظاہری خوبی کے ساتھ غرض کی خوبی کے متعلق ارشاد ہے:

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اور کون زیادہ اچھا ہے اپنی بات میں اس سے جس نے اللہ کی طرف بلایا نیک کام کئے اور کہہ دیا کہ میں تو یقیناً تابعداروں میں ہوں۔

قول بھی اچھا ہو جس مقصد کے لیے دعوت دی گئی ہے وہ غایت و مقصد بھی اچھا ہو اور دعوت دینے والے کی حالت بھی اچھی ہو۔ قول اور عمل کی اچھائی یہی ہے کہ ان کے کرنے کا طریقہ اور کرنے کی نیت اچھی ہو۔ احسان کے یہی سارے پہلو ان آیات میں ملحوظ ہیں:

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ — اللہ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ — بے شک اللہ احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں جانے دیتا۔

ایک طویل مشہور و مستند حدیث میں جو عام طور پر حدیث جبریل یا حدیث احسان کے نام سے مشہور ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان کے اس جامع مفہوم کی وضاحت فرمائی اور حقیقتِ احسان کو دین کا ضروری اور اہم جز ظاہر فرمایا ہے:

حدیث کا پس منظر یہ ہے کہ فرشتہ وحی ایک محسوس انسانی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کچھ سوالات کئے۔ صحابہ نے صورت انسانی میں ان کو دیکھا ان کی وضع قطع ان کے سوال اور طریقِ سوال کو دیکھا اور تعجب کیا کہ سائل بات بھی پوچھتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب کی تصدیق کر کے یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ سوالات کے جواب وہ پہلے ہی سے جانتا ہے۔

حضرت جبریل کا پہلا سوال اسلامی ارکان کی ظاہری محسوس صورت سے متعلق تھا کہ اسلام کیا ہے؟۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے عملی ارکان توحید کی زبانی شہادت، نماز، روزہ وغیرہ بتائے تو انہوں نے تصدیق کی۔

دوسرا سوال ان محسوس اعمال کی داخلی اور معنوی نیت سے متعلق تھا کہ ایمان کیا ہے؟۔ حضور علیہ السلام نے ایمان قلبی کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اللہ، رسولؐ اللہ کے فرشتوں، اس کی کتابوں پر، خیر و شر کی تقدیر اور مرنے کے بعد جی اٹھنے پر ایمان لانا۔

پھر تیسرا سوال عمل کرتے ہوئے قلبی وروحی کیفیت سے متعلق تھا کہ "احسان" کیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی اس طرح بندگی کرو جیسے تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ ظاہر ہے کہ اللہ کو انسان اپنی حسی نظر سے نہیں دیکھتا پھر وہ کیسے سمجھے کہ اس کو دیکھ رہا ہے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: پھر اگر تم اس کو نہیں دیکھتے تو اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

یہی کیفیتِ حضوری احسان ہے۔ اور اس کے حاصل کرنے کے جائز طریقے حقیقی اور تحقیقی تصوف وطریقت کہلاتے ہیں۔

پھر حضرت جبرئیل نے قیامت کے متعلق اور اس کی علامات کے متعلق دریافت کیا قیامت پر یقین ظاہری عمل نہیں بلکہ قلب کا عمل ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام سوال وجواب اور جوابات کی تصدیق کر کے چلے گئے لیکن حضور علیہ السلام نے صحابہ رض کے تجسس اور تعجب کو محسوس فرما کر ارشاد فرمایا کہ "یہ جبریل تھے تمہیں تمہارا دین بتانے کے لیے آئے تھے۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ دین کے تین ضروری اجزاء ہیں، ۱۔ ارکانِ عملی، ۲۔ غیر محسوس حقیقتوں پر ایمانِ قلبی اور آنے والی کی صداقت یعنی قیامت پر یقین جو یقیناً عمل بے صورت ہے۔ اور تیسرے اخلاصِ قلبی وکیفیتِ حضوری جو احسان ہے ان اجزاء میں کسی ایک کے بغیر دین ناقص ہے۔

حقیقی تصوف دین کے ان تینوں اجزاء پر مشتمل ہے۔ ایمان ویقین کے ساتھ اخلاصِ نیت سے ارکانِ اسلام اور عبادات ادا کرتے ہوئے جس کو یہ کیفیتِ احسان یعنی اللہ کے سامنے حضوری کی کیفیت حاصل ہو گی اس کی زندگی کے تمام اعمال واحوال اور معاملات اسی طرح ادا ہوں گے جس طرح ادا کرنا

اللہ اور اس کے رسول کو پسند ہے ۔ اس کیفیت کو حاصل کرنے کے لیے اصل عظیم یہ ہے کہ قلب کو محبت الٰہی کے نور سے روشن کیا جائے اور ذکر و فکر سے اس کو زندہ اور منور رکھا جائے تاکہ اخلاق و اعمال اس کی روشنی سے منور ہو کر ایسی شمع ہدایت روشن کریں کہ تاریکی میں بھٹکنے والوں کو نجات اور سعادت کی راہ دکھا سکیں ۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے دین کے ہر حکم کی تعمیل اور زندگی کے ہر عمل میں احسان کو ضروری شرط قرار دیا ہے ۔ یہاں تک کہ اگر حکم شریعت کے تحت کسی کو قتل کیا جائے یا جائز ضرورت کے لیے کسی جاندار کو ذبح کیا جائے تو اپنے وسیع اور عام مفہوم کے اعتبار سے اسی احسان اور حسن کارکردگی کو پیش نظر رکھا جائے اور نہ صرف انسانوں کے ساتھ بلکہ ہر ذی حیات کے ساتھ معاملہ سلوک اور رویہ میں اسی ادب اور حدودِ احسان کو ملحوظ رکھا جائے جو اللہ تعالیٰ نے زندگی کے ہر عمل اور ترکِ عمل کے لیے مقرر فرمائی ہیں ۔ یہی روح تصوف ہے ۔ اور اسی جامع اور مکمل ادب و احسان کو حاصل کرنا تصوف ہی نہیں بلکہ دین کی اصل غرض و غایت ہے ۔

وَفَّقَنَا اللّٰہُ لِمَا یُحِبُّ وَیَرْضٰی

حقیقت ولایت

سلوک کے تمام سلاسل کا ماحصل اور مقصود صرف اتباع سنت و شریعت واستقامت علی التقویٰ ہے۔جہاں بزرگان دین اور صوفیاء کرام نے اہل سلسلہ کے لئے اذکار و اشتغال مقرر فرمائے اور ان کا اہتمام کرایا۔ انھوں نے اس بات کی بھی تاکید کی کہ اتباعِ سنت اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تکمیل کے بغیر مقصود پورا نہیں ہوتا۔ شرعی طور پر سب امور کا انجام دینا لازمی اور لابدی قرار دیا۔ مثلاً حلال ذرائع سے روزی کمانا اور حرام رزق سے بچنا۔ بدنگاہی، بدگمانی، غیبت، تصویر کشی، سودی کاروبار میں شرکت سے احتیاط کرنا۔ شرعی ڈاڑھی یعنی کم از کم ایک مشت رکھنا۔ پاجامہ یا شلوار ٹخنے سے اوپر رکھنا۔ چچازاد۔ ماموں زاد۔ پھوپھی زاد۔ خالہ زاد بہنوں سے پردہ کا اہتمام کرنا۔ ورنہ تصوف کے ذکر و اشغال رسمی تصوف کے درجہ میں سمجھے جائیں گے۔ حقیقت تصوف نہیں حاصل ہو سکے گی۔

تقویٰ کا اہتمام سالکین کے لئے ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ ذکر و شغل کو ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اپنے مشائخ سے اصلاح نفس اور ترکِ معاصی کی تدابیر دریافت کرنا اور اس کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔ مشائخ پر بھی یہ لازم ہے کہ وہ اپنے متوسلین سلسلہ پر ترکِ معاصی کی اہمیت کو اپنی مجالس میں باربار بیان کرتے رہیں اور ان کی اہمیت اور ضرورت کو ان کے ذہن نشین فرماتے رہیں

تاکہ اذکار و اشغال سے محبت الٰہی حاصل ہو اور اس سے تعمیل اوامر اجتناب نواہی میں پوری پوری مدد ملے۔ اور وہ قرآن مجید کی اس آیت کے صحیح معنوں میں مصداق بن سکیں۔ اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ۝ ترجمہ:۔ آگاہ ہو جاؤ تحقیق کہ اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی ڈر ہوگا اور نہ کوئی غم۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔ ان کے لیے خوشخبری ہے دنیوی زندگی میں اور آخرت۔

حاصل کلام ایمان کے ساتھ تقویٰ ضروری ہے اور تقویٰ کا حصول معاصی سے بچنے کی صورت میں ہی ممکن ہے۔ تصوف کی تعلیمات کا تمام تر مقصد تقویٰ اور پرہیزگاری حاصل کرنا ہے۔ یہی ایک ذریعہ ہے کہ جس سے اللہ کی دوستی حاصل ہو سکتی ہے۔ اس تعلق کے ساتھ بندہ اپنے معبود کے ساتھ ہر وقت وابستہ رہتا ہے کوئی دم اس کی یاد سے غافل نہیں ہوتا۔ یہ ذریعہ معرفتِ الٰہی کا ہے جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔ جیسا کہ قرآن کی اس آیت سے واضح ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ "ہم نے جن و انسان کو صرف عبادت کے لئے پیدا کیا۔ (یعنی معرفت الٰہی کے لئے پیدا کیا)۔

بعض ضروری نصائح

اول مسائل ضروری و عقائد اہل سنت والجماعت حاصل کرے۔ پھر ان رذائل کو دور کرے۔ حرص، غصہ، جھوٹ، غیبت، بخل، حسد، ریا، تکبر، کینہ اور یہ اخلاق پیدا کرے۔ صبر و شکر، قناعت، توکل، رضا، شرع کا پابند رہے۔ اگر گناہ ہو جائے جلدی توبہ کرے۔ نماز جماعت کا پابند رہے۔ کسی وقت یادِ الٰہی سے غافل نہ ہو۔ خلافِ شرع فقراء سے بچے۔ اپنے کو سب سے کم تر جانے۔ بات نرمی سے کرے۔ سکوت و خلوت کو محبوب رکھے۔ نہ اتنا کھائے کہ کسل ہو اور نہ اتنا کم کہ عبادت سے ضعف ہو جائے۔ فقر و فاقہ سے تنگ دل نہ ہو۔ اپنے لوگوں سے نرمی برتے۔ ان کی خطا و قصور سے درگذر کرے۔ کسی کی غیبت و عیب جوئی نہ کرے۔ اپنے عیوب پیشِ نظر رکھے۔ کم ہنسے زیادہ روئے۔ عذابِ الٰہی سے اور اس کی بے نیازی سے لرزاں رہے۔ موت کا ہر وقت خیال رکھے۔ روزانہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتا رہے۔ غیر مشروع مجلس میں نہ جائے۔ رسوم جہل سے بچے۔ ان اعمال پر مغرور نہ ہو۔ اولیاء کے مزارات سے مستفید ہوتا رہے۔ گاہ گاہ عوام مسلمین کی قبور پر جا کر ایصالِ ثواب کرے۔ غربا و مساکین و علماء و صلحا کی صحبت رکھے۔ مرشد کا ادب و فرمان کامل طور پر بجالائے اور ہمیشہ استقامت کی دعا کرتا رہے۔

استخارہ مسنونہ

جب آپ مرید ہونے کا ارادہ کریں اور جب کوئی مہم پیش آئے تو اس میں استخارہ مسنونہ کا طریقہ یہ ہے کہ اول دو رکعات نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں پھر نماز سے فارغ ہو کر مندرجہ ذیل دعا پڑھیں۔ جب ھٰذَا الْاَمْرَ پر پہنچیں وہاں اس کام کا دھیان کریں جس کے بارے میں تشویش ہے کہ کریں یا نہ کریں۔ اس دعا کے پڑھنے کے بعد کسی سے کلام نہ کریں بلکہ پاک بستر پر سو جائیں۔ بیدار ہونے کے بعد جو بات قلب میں پختگی کے ساتھ آئے اس پر عمل کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۝ اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ۔

ترجمہ۔ اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعہ اپنے لیے بہتری طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ اپنے لیے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ بیشک تو قادر ہے اور میں عاجز ہوں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو ہی غیب کا حال جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے دین و دنیا اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہے تو مجھے نصیب فرما اور اس کو میرے لیے آسان کر دے اور اس میں برکت عطا فرما اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے برا ہے دین و دنیا اور انجام کے اعتبار سے تو اس کو مجھ سے دور کر دے اور مجھ کو اس سے بچا۔ مجھے راضی کر دے۔

آداب مُریدو شیخ طریقت

رئیس الطائفہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب غنیۃ الطالبین سے آداب مرید و شیخ کا حسب ذیل خلاصہ قابل توجہ ہے۔

۱۔ مرید کا اولین مقصد قربِ الٰہی حاصل کرنا اور طالبانِ حق کے زمرہ میں شامل ہونا چاہیے اور اپنے شیخ کے متعلق سچا اعتقاد ہونا چاہیے کہ قربِ الٰہی حاصل کرنے کے لیے کوئی شخص اس کے مرشد سے بہتر اس کے دسترس میں نہیں ہے۔ جو کچھ اس کے حق میں مرشد فرمائیں وہ درست ہے۔ ہرگز مرشد کے خلاف نہ کرے۔ مرشد کے خلاف کرنا سم قاتل (مہلک زہر) ہے

۲۔ شیخ کا حکم مانے اور کسی کو نہ بتائے اور اپنے احوال مرشد سے پوشیدہ نہ رکھے۔ شیخ کے حکم سے جو کام ترک کر دیا ہے اس کو آئندہ ہرگز نہ کرے۔ یہ بات طریقت میں بہت بڑا گناہ ہے، جس سے بیعت ٹوٹ جاتی ہے اور وہ شخص اس کتے کی مثل ہو جاتا ہے جو قے کر کے چاٹ لیتا ہے۔ غرض سب کاموں میں مرشد کے حکم کی تابعداری کرنا ضروری ہے۔ مرشد کسی برائی سے روکے یا کوئی ادب سکھائے اس پر عمل کرنے میں مرید سے کوئی تقصیر ہو جائے تو اس کو شیخ پر ظاہر کر دینا چاہیے تاکہ آئندہ اصلاح کی تدبیر کر لے اور توفیق عمل کی دعا کرے۔

۳۔ مرشد کے کسی فعل یا حالت پر اعتراض نہ کرے اور جو شیخ مرشد سے کوئی خلاف شرع بات دیکھے تو ادب اور سلیقہ سے دریافت کر لے۔ برملا کھلے طور پر نہ کہے۔ اسکی

کوئی تاویل کرلے اور تاویل نہ ہو سکے تو اس عیب کو چھپائے اور شیخ کیلئے استغفار اور توفیق نیک کی دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کو خبردار کر دے اور گناہ سے بچائے شیخ کے معصوم ہونے کا اعتقاد نہ کرے۔

۴۔ شیخ کے غصہ اور ترش روی کی وجہ سے اس کو نہ چھوڑے اور تعلق منقطع نہ کرلے۔ عاجزی اور خوشامد سے آئندہ فرماں برداری کا وعدہ کرے اور اپنی خطا پر اللہ تعالیٰ سے توبہ اور استغفار کرے اور شیخ کو اللہ تعالیٰ کے یہاں اپنے لیے واسطہ اور وسیلہ سمجھے۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے آیت "وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ" میں وسیلہ سے شیخ طریقت مراد لیا ہے۔ سالک کو چاہیے کہ ہمیشہ شیخ کے توسل سے قربِ الٰہی حاصل کرتا رہے یہاں تک کہ سالک کو مستقل طور پر مقام ولایت اور قربِ الٰہی حاصل ہو جائے۔

۵۔ شیخ کا ادب یہ بھی ہے کہ بے ضرورت اس کے سامنے گفتگو نہ کرے۔ اپنی تعریف نہ کرے۔ کوئی شخص اگر شیخ سے کچھ پوچھے تو مرید خاموش رہے۔ اگرچہ جواب جانتا ہو۔ شیخ اگر جواب میں کوئی تقصیر کرے تو اس پر اعتراض نہ کرے وغیرہ وغیرہ۔

۶۔ شیخ کو بھی مرید کے سامنے باوقار رہنا چاہیے۔ مرید کو دنیا کمانے کا ذریعہ نہ بنائے۔ اولاد کی طرح اس سے محبت کرے۔ ہمیشہ اس کی خیر خواہی کرے۔ اس کی کوتاہیوں سے درگزر کرے اور اس کو اپنی آخرت کا ذخیرہ جانے۔ ادب سکھانے کے لیے اگر ناراضگی ظاہر کرے تو دل میں اس کی بھلائی کی دعا کرے۔

تفصیل کے لیے تصوف کی کتابوں کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

اسباق سلسلۂ قادریہ مجددیہ غفوریہ
یعنی
ذکر و فکرِ سلسلۂ قادریہ مجددّیہ

ہمارے طریقہ قادریہ مجددیہ غفوریہ میں سات اسباق کی مزاولت کی جاتی ہے

سبق اوّل (ذکر نفی و اثبات) طریق معمول اس کا یہ ہے کہ بعد ادائے نماز تہجد باوضو رو بقبلہ دو زانو بیٹھے۔ چراغ روشن ہو تو گل کرے پھر جناب باری میں تضرع و زاری سے محبت الٰہی حاصل ہونے کی دعا کرے اور اپنے گناہوں اور خطاؤں کو یاد کرے اور اپنی عاجزی اور حضرت باری عزّ اسمہٗ کی علو شان پر خوب دل میں غور کرے پھر شیخ کا تصور اور توسل کر کے ذکر شروع کرے۔ چند بار کلمۂ توحید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ محمد رسول اللہ اور ایک دو بار کلمہ شہادت کا بھی پڑھے۔ پھر نہایت شوق و ذوق سے خاص نفی و اثبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ذکر بالجہر کرے۔ اس طرح کہ قلب صنوبری سے لَآ کو شروع کرے اور داہنے مونڈھے تک لاوے پھر وہاں سے اِلٰہَ کو گردن کے گڑھے تک لا کر چھوڑ دے اور خفیف سا سکتہ دے کر نہایت شدت اور جہر کے ساتھ اِلَّا اللّٰہُ کی ضرب قلب پر مارے کہ جس کے صدمے سے تمام قلب صنوبری اور اس کا گرداگرد کانپ جائے۔ پھر دمادم اسی طرح مشق کیے جائے اور جس قدر قلب کو حرارت پہنچتی جائے اور شوق و ذوق بڑھتا جائے اور اپنے میں طاقت دیکھے اسی قدر خوب طاقت اور شد و مد کے ساتھ کھینچتا جائے اور ضرب لگاتا جائے۔ جب وقت تھکان معلوم ہو تو آہستہ آہستہ تمام کلمہ توحید یا کلمہ شہادت

خوش الحانی کے ساتھ چند بار پڑھے۔ پھر بطور سابق ذکر شروع کرے۔ الغرض اسی طرح کم از کم پانصد یا ایک ہزار بار ذکر مذکور کرے۔ خصوصاً مبتدی کو تو رات دن ہر وقت یہی ورد مناسب ہے۔

یاد رکھو کہ جملہ اذکار میں جب تک تصور صحیح نہ ہو تو ذکر کچھ فائدہ نہیں دیتا اور اہل طریقت کے اذکار و اوراد اہل ظاہر سے بوجہ تصور ہی فوقیت رکھتے ہیں لہٰذا یہاں پر ذکر کا تصور و فکر بھی لکھا جاتا ہے۔ ذکر نفی و اثبات جو مذکور ہوا اس کا تصور مشائخ نے یہ لکھا ہے کہ مبتدی لَا اِلٰہَ سے نفی معبودیت، متوسط نفی مقصودیت اور منتہی نفی موجودیت کرے۔ لیکن ہمارے مرشد یعنی حاجی عبدالرحیم سہارنپوری علیہ الرحمہ نے اسی تیسری صورت کو پسند فرمایا ہے۔ یہ تصور آسان کر کے بیان کیا جاتا ہے۔

اول یہ سوچیں کہ دل میں کوئی وسوسہ تو نہیں ہے اگر ہو تو اس کو لَا کے ساتھ نفی کریں اور بجائے اس کے اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ تصور ذات پاک جیسا کہ ذہن میں آوے دل میں قائم کریں۔ پھر اپنے وجود کی اور اپنے مکان کی اور جملہ اشیاء کی نفی لَا سے تصور کریں اور اِلَّا اللّٰہُ سے ذات پاک کو ان کی جگہ قائم کریں۔ آفتاب توحید کے آگے کل اشیاء کا وجود اس طرح گل جاتا ہے جس طرح سورج کی دھوپ سے برف اور اِلَّا اللّٰہُ کے اثبات سے ایک نور نہایت لطیف قلب کی جگہ معلوم ہوتا ہے۔ ذکر کرتے کرتے وہ نور پھیلتا جاتا ہے یہاں تک کہ سب جگہ وہی معلوم ہوتا ہے اگر یہ تصور کامل درجہ کا ہو تو اور اشیاء بالکل نابود ہو جاتی ہیں اور ذاکر محو ہوتا جاتا ہے اور اس کو فقط اس نور میں سے آواز ذکر کی محسوس ہوتی ہے۔

اگر تصور کمال درجہ کو نہیں پہونچا موجودات بھی معلوم ہوتی ہیں اور وہ نور بھی سب جگہ پھیلا ہوا معلوم ہوتا ہے اور عجب قسم کی لذت معلوم ہوتی ہے

تو گویا اس تصور میں کامیابی نہیں ہوئی ۔ ایسی صورت میں قیامت کا تصور کریں کہ جس وقت جملہ اشیاء فنا ہو جائیں گی اور اللہ تعالیٰ جلیل و جبار فرمائے گا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اس وقت کا نقشہ اپنے ذہن میں خوب جمادے اور سمجھے کہ گویا وہ وقت ابھی ہے اور کہے لَآ اِلٰہَ یعنی نہیں رہی کوئی چیز اِلَّا اللّٰہُ مگر اللہ تعالیٰ باقی ہے ۔

سبق دوئم اثبات محض اِلَّا اللّٰہُ : طریقہ اس کا یہ ہے کہ جس وقت سبق اول بمقدار معلوم ادا کر چکا اور اس میں تصور نفی و اثبات بطریق مذکور ہو چکا تو مناسب ہے کہ پہلے کلمہ نفی یعنی لَا اِلٰہَ کو کہے بعد ازاں اسی نفی پر اثبات یعنی اِلَّا اللّٰہُ دمادم کہتا رہے یعنی اِلَّا اللّٰہُ کی ضرب قلب پر لگائے اور ہ کو کھینچ کر داہنے مونڈھے تک لائے پھر اِلَّا کے ساتھ ضرب قلب پر لگائے اور تصور اس کا یہ ہے کہ خیالِ نفی کا اپنے دل سے رفع کرے تاکہ نفی النفی یعنی اثبات محض کا تصور قائم ہو اور بدون خیال نفی کسی شئے کے ایک نور ہستی ذات باری عز اسمہٗ کا قلب کے روبرو ہو اس میں عرش سے فرش تک نور ہی نور معلوم ہوتا ہے حتیٰ کہ ذاکر کو اپنی نفی اور وجود کی کچھ خبر نہیں رہتی اور اس نور ہی سے آواز ذکر کی معلوم ہوتی ہے ۔ ذکر اور ذاکر اور مذکور میں تمیز نہیں رہتی ۔ اَللّٰھُمَّ اُرْزُقْنَا وَ اَحْبَابِنَا مِنْ لَذَّۃِ ھٰذَا الْمَقَام

سبق سوئم ۔ اَللّٰہُ : طریقہ اس کا یہ ہے کہ الف اور لام کی ضرب قلب پر لگائے اور پھر لام اور ہ کو کھینچ کر داہنے مونڈھے تک لاوے اور پھر الف اور لام سے ضرب قلب پر لگائے یا بموجب طریق دوم اِلَّا اللّٰہُ کے اَللّٰہُ کی ضرب قلب پر مارے اور ہ پر اسی جگہ وقف کر دے اور پھر دوبارہ اسی جگہ سے ضرب لگا کر سیدھا کھینچ کر ہ پر وقف کر دے ۔ اسی طرح دمادم مزاولت کرے ۔

تصور اس ذکر کا یہ ہے کہ نہایت ادب اور محبت کے ساتھ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے روبرو سمجھے اور سوچے کہ جس کو میں پکار تا ہوں۔ اس میں سب صفتیں کمال کی پائی جاتی ہیں خصوصاً اُمّہاتِ صفات کا تصور اجمالاً اور تفصیلاً دونوں طرح کرے صورت اس کی یہ ہے کہ اول تصور کرے اَللّٰہُ موجود یعنی اَللّٰہُ مُوجود ہے اس کا وجود اصلی ہے اور قدیم ازلی ابدی کسی زمان ومکان سے تعلق نہیں رکھتا کسی وقت اس پر نفی وارد نہیں ہوتی۔ اس طرح اللہ کی صفت، علم، سمع وبصر، قدرت، ارادہ، تکوین کلام جیسا کہ خدا کی خدائی پر ایمان لانا فرض ہے اسی طرح اللہ کو ان صفتوں سے موصوف جاننا بھی فرض ہے۔

جس وقت ان آٹھ صفتوں کا تصور ہونے لگا (جن کا ذکر کتاب تعلیمات رحیمی مصنفہ شاہ عبداللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں تفصیلاً موجود ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں) تو اب یہ تصور کرو کہ اللہ ان سب صفتوں کے ساتھ موصوف ہے اور ضرب اللہ کی برابر جاری رہے اور ایک قسم کا نور پیش آئے جس میں طالب کو عجیب قسم کی لذت حاصل ہوتی ہے۔

سبق چہارم : اللّٰہُ بوقف الہا، ہے۔

سبق پنجم : ہُوْ ہُوْ ہے۔

سبق ششم : اَللّٰہُ ھُو ھُوَ اللّٰہُ

سبق ہفتم : اَنْتَ الْھَادِیْ اَنْتَ الْحَق لَیْسَ الْھَادِیْ اِلَّا ھُوْ ہے۔

نوٹ۔ سبق چہارم سے سبق ہفتم تک کی تفصیل کتاب تعلیمات رحیمی میں ملاحظہ ہو۔

وَفَّقَنَا اللّٰہُ لِمَا یُحِبُّ وَیَرْضٰی۔

رات دن کے اورادِ معمولہ

تہجد کی نماز بارہ رکعت یا کم از کم چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ اخلاص تین بار یا سات بار یا اکیس بار اور اس سے زیادہ بھی مقرر کر کے پڑھے پھر تین وتر، دو نفل پڑھ کر اس کے بعد دعا مانگے اور اسباق معمولہ کو پڑھے اور استغفار سلسلہ ایک ہزار یا پانسو بار پڑھے اور گناہوں کو پیش نظر رکھے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہے۔

اپنی اس عبادت سے بھی استغفار کرے کہ حقِ عبادت ادا نہیں ہوسکا جبکہ کوئی نیا مقام طے نہیں ہوا۔

سونے سے پہلے دو صد پچاس دفعہ سورۂ اخلاص پڑھے کہ ایک ہزار آیات کا ثواب ملے۔

بعد نماز صبح اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّار سات مرتبہ کلمہ توحید دس مرتبہ۔ اس کے بعد **تسبیح فاطمہ**۔ بعد نماز صبح نمازِ اشراق کے انتظار میں مراقبہ تلاوت یا استغفار میں مشغول رہے۔ ہاں نَصْرٌ عَلَی الْاَعْدَاءِ و تسخیر قلوب کیلئے وظیفہ بھی پڑھے۔

اشراق کی نماز چار رکعت اول میں آیت الکرسی دوسری میں سورۃ اخلاص، تیسری میں فلق چوتھی میں الناس پڑھے۔ پھر دعا مانگ کر حاجات میں مشغول ہو۔

چاشت کی نماز چار رکعت یا بارہ رکعت ہے۔ پہلی میں سورہ والشمس، دوسری میں واللیل تیسری میں والضحیٰ، چوتھی میں الم نشرح، باقی رکعات میں جو جی چاہے وہ سورۃ پڑھے۔ فراغت کے بعد رو بقبلہ بیٹھا ہوا رَبَّنَا آتِنَا الخ ایک سو گیارہ

مرتبہ اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود۔ اس کے معنی میں یوں تصور کرے ۔ دنیا کی حسنہ سے مراد اتباع شریعت[۱]، محبتِ شیخ[۲]، توفیقِ سلوکِ طریقت[۳] ہو۔

حسنہ آخرت سے مراد حشر مع انبیاء، اولیاء، صدیقین، صالحین اور ثقل میزان تخفیف حساب، دخول جنت، نجات از نار اور حصول شفاعت اور لذتِ دیدار و رضا وغیرہ سمجھے ۔

ظہر کی نماز قیلولہ کے بعد عمدہ وقت باجماعت پڑھے۔ پچھلی دو رکعت نفل بجائے دو، چار رکعت کھڑے ہو کر پڑھے ۔

عصر کے فرض سے پہلے چار رکعت نفل پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۃ تکاثر چار بار، دوسری میں تین بار، تیسری میں دو بار، چوتھی میں ایک بار پڑھے پھر تسبیح فاطمہ اور دعا سے فارغ ہو کر ایک سو اکیس بار آیت کریمہ، وَيُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ مع درود شریف اول و آخر گیارہ گیارہ بار پڑھے اور اپنے شیخ کی صورت کا تصور باادب بسیار کرے اور سمجھے کہ مجھ کو زیادہ محبت اپنے شیخ سے ہے اور ان کی محبت کے ساتھ دریائے عشقِ الٰہی قلب میں موجزن ہے۔

بعد نماز مغرب چھ رکعت صلوٰۃ اوابین اور دو رکعت تحفہ رسولیہ اس طرح پڑھے ۔ اول دوگانہ کی پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اور سورۃ اخلاص چھ بار، دوسری میں معوذتین تین تین بار پڑھے ۔ دوسری دوگانہ کی پہلی رکعت میں کافرون تین بار اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص تین بار پڑھے اور تیسری دوگانہ میں پہلی رکعت میں سورۃ نصر تین بار اور دوسری میں اخلاص تین بار پڑھے ۔

نماز اوابین تو ختم ہو گئی ۔ اب تحفہ رسولیہ بھی پڑھ لو ۔ وہ دو رکعت نفل ہیں ۔ پہلی

رکعت میں وَالضُّحٰی اور دوسری میں اَلَمْ نَشْرَحْ پڑھ کر ختم کرو اور اس کا ثواب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پُرفتوح کو پہنچا دیا کرو۔ خصوصاً جمعرات کے
دن اور دو رکعت پڑھو جس میں ہر ایک رکعت میں سورۃ زلزال پندرہ پندرہ بار
پڑھنا چاہیے۔ اس کو بھی تحفہ رسولیہ کہتے ہیں۔ عشاء کی نماز کے بعد وتر تہجد کے ساتھ
پڑھے۔ اس طرح کہ شجرہ پڑھ کر درود شریف ایک ہزار بار یا کم از کم پانصد بار
باوضو پڑھے۔ آنکھیں بند کر کے تصور کرے کہ میں مدینہ منورہ میں مقابل روضہ مطہرہ
کے بیٹھا ہوا ہوں اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بشکلِ نورانی تختِ نور پر
جلوہ افروز ہیں اور گرداگرد روضۂ مطہرہ جملہ پیران طریقت بیٹھے ہوئے درود شریف
پڑھ رہے ہیں اور خود بھی اپنے حضرت شیخ طریقت کے متصل سرنگوں نہایت ادب
اور اشتیاق کے ساتھ درود شریف پڑھتا رہے۔ جس وقت کہتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ تو فوراً
یہ الفاظ ایک شکل نورانی پکڑتے ہیں اور بواسطہ ملائکہ یا بغیر واسطہ حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ
علیہ وسلم تک پہنچتے ہیں اور آپ کی خوشنودی کا نور سالک تک پہنچتا ہے اور قلب پر
پڑتا ہے۔ اسی طرح جملہ مشائخ کے درود کا نور حضرت تک جاتا ہے اور حضرتؐ کا نورِ فیض
آتا ہے اور اللہ تعالیٰ شانہٗ کے انوارِ رحمت بے شمار آسمان سے حضرتؐ پر مثل بارش
کے برستے ہیں۔ عجیب کیفیت ہو رہی ہے۔ زمین سے آسمان تک نُوْرٌ عَلٰی نور ہو رہا ہے
اور جس وقت کہتا ہے وَاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ تو بمجرد اس کلمہ کے تمام روئے زمین میں جس
جس جگہ آپؐ کی آل پاک عالم حیات میں ہیں یا وفات پا چکے ہیں سب پر انوار رحمت
نازل ہو رہے ہیں۔ غرضیکہ شش جہات میں نور ہی نور معلوم ہوتا ہے اس قدر اعمال شب وروز
میں ہمیشہ ہر ایک سالکِ طریقتِ رحیمیہ غفوریہ کو ادا کرنے ضرور چاہییں اور علاوہ ان کے
دیگر اعمال معمولہ جن کی اجازت ہو ادا کرے۔ وَفَّقَنَا اللّٰہُ لِمَا یُحِبُّ وَیَرْضٰی

ختم توحید یعنی ختم خواجگان

اول درود شریف گیارہ بار پڑھے۔ بعدہٗ سورۂ فاتحہ سات بار۔ درود شریف دو بارہ۔ ایک سو بار سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ ایک سو بار۔ یہ سب مع بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے ہر بار پڑھے۔ بعدہٗ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا مَالِكُ یَا قُدُّوْسُ یَا سَلَامُ یَا عَزِیْزُ یَا فَتَّاحُ یَا لَطِیْفُ ہر ایک کی ایک تسبیح اور ہر تسبیح میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ایک بار، بعدہٗ سورۂ اخلاص با بِسْمِ اللّٰہِ گیارہ سو بار۔ سورہ فاتحہ سات بار، درود شریف گیارہ بار پڑھے اور مندرجہ ذیل شجرہ شریفہ منظومہ حضرت مولانا عبداللہ شاہ غوث قدس اللہ سرہٗ العزیز پڑھ کر جملہ مشائخ طریقہ کی ارواحِ پاک کو ثواب پہنچا دے اور فیض حاصل کرے۔ یہ ختم ایک مجلس میں چند برادرانِ سلسلہ جمع ہو کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔

مختصر ختم توحید یعنی ختم خواجگان

ترکیب یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ درود شریف گیارہ بار، سورہ اخلاص سو بار اسمِ ذات مذکورہ

یَا اَللّٰہُ ۔ یَا رَحْمٰنُ ۔ یَا رَحِیْمُ ۔ یَا مَالِكُ ۔ یَا قُدُّوْسُ ۔ یَا سَلَامُ ۔
یَا عَزِیْزُ ۔ یَا فَتَّاحُ ۔ یَا لَطِیْفُ

ایک ایک تسبیح بعدہٗ درود شریف گیارہ بار مع شجرہ و تصور بدستور ارواحِ مشائخ کو ایصالِ ثواب کر کے فیض حاصل کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ منظومہ حضرت مولانا عبداللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اے خدا اے مالک ارض و سما
میں تیرا بندہ ہوں تو میرا خدا

بندہ ہوں میں کمترینِ بندگاں
تیرے بندوں کی صفت مجھ میں کہاں

بندگی تیری نہ مجھ سے کچھ ہوئی
جو ہوئی تو تیرے لائق کب وہ تھی

ختم کر کے اب باصد نیاز
عرض کرتا ہوں بصد عجز و نیاز

میری بدکاری پہ مت کر تو نظر
کر پذیرا ختم کو اور رد نہ کر

ختم کو میرے پذیرا کر خدا
کر بزرگوں کو ثواب اس کا عطا

جو کہ تیرے حامد و محمود ہیں
ساری خلقت سے وہی مقصود ہیں

سارے ولیوں کے وہی سرکار ہیں
سارے نبیوں کے وہی سردار ہیں

حشر میں شافع گنہگاروں کے ہیں
اور تسلی وہ طلب گاروں کے ہیں

حضرت خیر الوریٰ عالی جناب
سیّد کونین کو پہونچے ثواب

شاہ مرداں علیؓ مرتضےٰ
اور حسن بصری ولی مقتدیٰ

اور حبیب عجمیِ اہلِ ھُدا ے
حضرتِ داؤد طائی رہنما

حضرتِ معروف کرخیؒ ولی
سرّیِ سقطیؒ زاہد متّقی

اور جنیدِ پیشوائے اولیا
حضرتِ شبلی امامِ اصفیا

عبدِ واحد صاحبِ وحدت تمام
بوالفرح طرطوسی عالی مقام

بوالحسن اور بوسعیدِ نیک ذات
غوثِ اعظم قطب حق والاصفات

حضرت محبوبِ حق عبدالرزاق
نورِ عینِ غوثِ حق بالاتفاق

اور شرف الدین شریفِ اولیا
حضرت عبدالوہاب اہلِ صفا

اور بہاؤ الدین اور سید عقیل
اور شمس الدین ہدایت کے دلیل

عابد و زاہد گدا رحمن کو — بوالحسن اس صاحب عرفان کو

اور شمس الدین ثانی کو خدا — دے گدا رحمن ثانی کو جزا

از فضیل صاحب فضل و کمال — فیض سے جن کے ہوا عالم نہال

شہ کمال و شاہ سکندر باصفا — حضرتِ احمد مجدد اولیا

حضرتِ آدم و حضرت شاہ باز — شاہِ مومن گگروی پاکباز

حضرت صدیق صاحب قربِ حق — قرب کا لیشواظہیں دیتے سبق

حضرتِ حافظ محمد اہلِ دیں — ہادی و مرشد مطاعِ کاملیں

مرجع اقطاب و اوتاد و انام — وہ شعیبِ پاک نیکوں کے امام

قطب عالم کاملوں کے پیشوا — حضرتِ عبد الغفورِ اولیا

دستگیرِ بے کساں و عاجزاں — رہنمائے گمرہاں و عاصیاں

صاحبِ خدمات مخدومِ جہاں — ذو تصرف باکرامات عیاں

یعنی حضرت مرشدی عبد الرحیم — ذو خوارق صاحبِ فیضِ عمیم

از طفیل شیخ کامل غوث عبداللہ شاہ — متقی عالمِ عزیز بارگاہ

حاج مولا بخش شیخ بے ریا — عابد و زاہد ولی مقتدا

وہ طفیل احمد ہمارے شیخ و پیر — درگہِ قدوس کے خالص فقیر

طالب حق پیرو دین مبین — وہ ریاض احمد محب حامدین

حافظِ اسحاق وہ مخلص مرید — طالبِ صادق رہِ حق میں شہید

اُن مشائخ کو کریم کارساز — دے ثواب اس ختم کا باصد نیاز

یا خدا اس ختم کو کر مستجاب — سب مشائخ کو تو پہنچا دے ثواب

بعد ایصالِ ثواب ارواحِ پاک — خوف ہے مجھ کو گناہوں کا بے باک

ہیں گناہ میرے باکثرت بے شمار
پر تیری رحمت کا ہوں امیدوار
اپنے ان پاکوں کے صدقے سے خدا
کچھ نہ کر میری خطاؤں پر نظر
زنگ عصیاں کا الٰہی دور کر
نشۂ وحدت سے کر دے باحضور
تیری دوری سے میرا دل چاک ہے
سلسلاتِ دنیوی میں ہو کے بند
ایسی مجھ میں قوتِ بازو کہاں
ہاں نسیمِ فیضِ مرشد کو میرے

جس سے ہو وے دیکھ کر شیطان کو عار
از طفیل اولیائے باوقار
عفو کر تقصیر میری اور خطا
اپنے بحرِ مرحمت پر کر نظر
نور سے سینہ میرا معمور کر
رکھ الٰہی غیر کی صورت سے دور
چاہِ فرقت میں پڑا غم ناک ہے
پھنس گیا ہوں میں تمام اندر کمند
لے چلے جو تیرے کوچے تک کشاں
کر اشارہ تو یہاں سے لے چلے

کیونکہ وہ توحید کے شہباز ہیں
اے الٰہی اے الٰہی اے اللہ
تجھ کو تجھ سے چاہتا ہوں اے خدا
صد درود و صد تحیت صد سلام

بازوان ہمت ان کے باز ہیں
ہے نہیں تیرے سوا کچھ اور چاہ
تو ہی برلا میرے دل کا مدعا
باد بر پیغمبر و آلش تمام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

چھوٹا ختم

۔ متوسلین سلسلہ کے لیے ان اشعار کا اضافہ کیا گیا ہے۔

یہاں پر متوسلین اپنے اپنے شیخ کا نام لے کر شجرہ مکمل کریں۔ یہاں پر جن صاحب سے بیعت ہوں ان کا نام لے لیں۔

درود شریف سلسلہ قادریہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ ○

(ترجمہ)، اے اللہ رحمت نازل فرما ہمارے آقا حضرۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی پیروی کرنے والوں اور ان کے اہل بیت پر اس تعداد میں جو آپ کی معلومات کے شمار کے مطابق ہو۔ (یعنی بے حساب)

فائدہ: حسب توفیق طالبین سلسلہ اس درود شریف کی کوئی مقدار مقرر کر کے اپنے معمولات میں شامل کریں۔ مغرب یا عشاء کے بعد اس کا پڑھنا زیادہ مفید ہے۔

۲- اگر پانسو یا ہزار بار اس درود شریف کا روزانہ ورد کیا جائے تو اس کی برکات میں سے ایک یہ ہے کہ مرنے سے قبل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو گا۔

درود شریف پڑھتے وقت کا تصوّر

درود شریف طریقہ مجددیہ غفوریہ رحیمیہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ۔ ایک ہزار بار یا زیادہ اور کم از کم پانصد بار باوضو پڑھے اور تصور اس طرح کرے اول آنکھیں بند کرے پھر خیال کرے کہ مدینہ منورہ میں مقابل روزہ مطہرہ کے بیٹھا ہوا ہے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باشکل نورانی تخت نور پر جلوہ افروز ہیں اور

گرداگرد روضۂ مطہرہ کے جملہ پیرانِ طریقت بیٹھے ہوئے درود شریف پڑھ رہے ہیں اور آپ بھی متصل حضرت شیخ طریقت کے سرنگوں نہایت آداب اور غایت اشتیاق کے ساتھ درود شریف پڑھتا ہے جس وقت کہتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ ۔ تو فوراً یہ الفاظ ایک شکل نورانی پکڑتے ہیں اور بواسطہ ملائکہ کے یا بلا واسطہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتے ہیں اور آپ کی خوشنودی کا نور سالک تک پہنچتا ہے اور قلب پر پڑتا ہے اور اسی طرح جملہ مشائخ کے درود کا نور حضرت تک جاتا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور فیض آتا ہے اور اللہ تعالیٰ شانہ کی انوار رحمت بے شمار، آسمان سے حضرت پر مثل بارش کے برستے ہیں عجیب کیفیت پیدا ہوتی ہے ۔ زمین سے آسمان تک نورٌ علیٰ نور ہو جاتا ہے اور جس وقت کہتا ہے وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ تو بمجرد کہنے اس کلمہ کے تمام روئے زمین میں جس جگہ آپ کی آل پاک عالم حیات میں ہیں یا وفات پا چکے ہیں ۔ سب پر انوار رحمت نازل ہوتے ہیں ۔ یہ طریقہ زیر عنوان " اوراد معمولہ مشائخ " میں بھی بیان ہو چکا ہے ۔

صَلٰوۃِ تُنَجِّیۡنَا

یہ درود بہت مجرب اور مقبول ہے ۔ اس کے پڑھنے سے بڑی بڑی برکات کا ظہور ہوا ہے ۔ جو صاحب کسی حاجت کے لیے اس کو پڑھنا چاہیں اس کا طریقہ

---

۵ ۔ لفظ آل لغت عرب میں کل پیرووں کو شامل ہے ۔ قرآن میں بھی اسی معنی میں استعمال ہوا ہے ۔ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ " یعنی فرعون کی پیروی کرنے والوں کو ہم نے غرق کر دیا ۔ ۱۲

یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اس کو شروع کریں اور ایک ہزار کی تعداد پوری کریں۔ اگر اس کو شبِ جمعہ یا جمعہ کے دن پڑھیں تو بہت ہی باعث برکت ہے۔

اگر پوری تعداد یعنی ایک ہزار مرتبہ پڑھنے کے لیے کسی فردِ واحد کے پاس وقت اور فرصت نہ ہو تو چند احباب بطورِ حلقہ بیٹھ کر پڑھ لیں۔

اس درود کو اگر روزانہ کسی نماز کے بعد ستر (۷۰) مرتبہ پڑھ لیا کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ جملہ امورِ دینی و دنیوی میں برکتیں حاصل ہوں گی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

(ترجمہ صلوۃ تنجینا) اے اللہ رحمت نازل فرما ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی پیروی کرنے والوں پر اور خصوصاً آپ کے اصحاب پر ایسی رحمت جس کی برکت سے آپ ہمیں نجات بخشیں تمام دہشت انگیزیوں اور آفتوں سے، اور جس کی برکت سے آپ پورا کر دیں ہماری تمام حاجتوں کو اور جس کی برکت سے آپ پاک کر دیں ہمیں سب برائیوں سے اور جس کی برکت سے آپ ہمیں فائز کر دیں اپنے تقرب میں اعلیٰ سے اعلیٰ درجات پر اور جس کی برکت سے آپ ہمیں پہونچا دیں تمام نیکیوں کی آخری حدود تک خواہ وہ اس زندگی

سے متعلق ہوں یا مرنے کے بعد کی ہوں ۔ بے شک آپ ہر چیز پر قادر ہیں ۔

صَلٰوۃِ نَارِیَہ

اکابر مشائخ سے اس درود کے بھی بہت فوائد منقول ہیں طالبین سلسلہ کے لیے اس کو بھی درج ذیل کیا جاتا ہے ۔ اگر کوئی مشکل پیش آجائے تو اس کو ایک مجلس میں تین سو تیرہ ۳۱۳ بار بحضورِ قلب پڑھیں درمیان میں کلام نہ کریں ۔ بعد فراغت دعا کریں انشاء اللہ قبول ہوگی ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَآمًّا عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ تَنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ وَ تَنْفَرِجُ بِہِ الْکُرَبُ وَ تُقْضٰی بِہِ الْحَوَائِجُ وَ تُنَالُ بِہِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِیْمِ ○ وَیُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ ○ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

(ترجمہ) اے اللہ رحمت نازل فرما رحمت کاملہ اور سلام بھیج پورا سلام ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر جن کی ذات اقدس سے تمام عقدے حل ہوتے ہیں اور تمام بے چینیاں زائل ہوتی ہیں اور جن کی ذات مقدس کی برکت سے تمام حاجتیں پوری کی جاتی ہیں اور تمام مرغوب چیزیں عطا فرمائی جاتی ہیں اور نیک انجام بھی اور آپ کے چہرۂ مبارک سے بادل بھی فیض حاصل کرتے ہیں اور درحمت نازل فرما آپ کی آل و اصحاب پر، ہر لمحہ اور ہر سانس میں اپنی تمام معلومات کے شمار کے مطابق ۔

استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

(ترجمہ) میں بخشش چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ ہے، ہمیشہ قائم رہنے والا ہے اور میں اسی کے آگے توبہ کرتا ہوں۔

(فائدہ) سلسلہ قادریہ کے اس استغفار کی بڑی فضیلت ہے کیونکہ اس میں لفظ ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اسم اعظم آیا ہے۔ طالبین سلسلہ کو اس کی بھی کوئی مقدار مقرر کر کے اپنے روزانہ کے معمولات میں شامل کرنا چاہیے۔ اس استغفار کے پڑھنے کا بہترین وقت صبح صادق سے قبل تہجد کی نماز کے وقت ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرات کی افادیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○ امابعد

شجرات کا پڑھنا تمام سلاسل کے اکابر سلف سے معمولات میں داخل ہے، جس کا مناسب طریقہ یہ ہے کہ اول مشائخ طریقت کی ارواح طیبات کو حسب قدر تلاوت قرآن و نوافل یا ختم مجوزۂ بزرگان سلسلہ پڑھنے کی توفیق میسر آئے پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا جائے اس کے بعد پوری توجہ اور خشوع و خضوع کے ساتھ مثل سلسلہ روایت اپنے شیخ کے نام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک تک، یا بحسب تفاوت مراتب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک سے شروع کر کے اپنے شیخ کے مبارک نام تک جملہ اسماء بزرگانِ سلسلہ کو بحضور قلب زبان سے ادا کریں تاکہ ان کے توسل سے ان اکابر کے روحانی فیضان سے استفاضہ ہو جس کا حاصل علائق دنیوی سے قلب کا انقطاع اور حضرت حق جل شانہٗ کی طرف قلب کی کشش اور جذبہ ہوتا ہے جو طریقت کے اہم مطلوبات میں سے ہے۔

حضوری و دل بستگی کے لیے ان اسماء اور مناسب ادعیہ کو اشعار میں منظوم کر دیا جاتا ہے۔ مذکورہ بالا ہر دو اسلوب شجراتِ منظومہ میں مستعمل ہیں۔ مشائخ چشتیہ کے شجرات میں اسلوب اول یعنی جو لطورِ سلسلہ روایت ہی زیادہ مستعمل ہے، اور دوسرا اسلوب سلسلہ نقشبندیہ اور سلسلہ قادریہ کے بعض مشائخ نے اختیار کیا ہے۔ اس کلام سے مقصد یہ ہے کہ ہر دو اسلوب افادیت میں برابر ہیں۔ اس اختلافِ ترتیب کا منشاء ناظمینِ شجرات کا اپنا اپنا ذوق ہے، افادیت پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔

واضح رہے کہ جس قدر سلسلہ قادریہ نظم کے پیرایہ میں لکھے اور شائع کئے گئے ہیں اور سلسلۂ غفوریہ رحیمیہ کے متوسلین کے معمولات میں داخل ہیں، وہ حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک سلسلہ ہے یعنی سلسلۂ قادریہ مجددیہ، مومنیہ، غفوریہ جو نثر کے پیرایہ میں درجِ ذیل ہے اور چند سلسلے حضرت ممدوح کے اور بھی ہیں جو نظم کے پیرایہ میں نہیں آئے، ان کو اسی اسلوب کے ساتھ اس کے بعد لکھا جائے گا۔

اشتیاق احمد قادری مجددی نقشبندی

شجرۂ منظومہ فارسیہ چشتیہ صابریہ

از حضرت شمس الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رح

الٰہی غرق دریائے گناہم
تو میدانی و خود ہستی گواہم

گناہِ بے عدد را بار بستم
ہزاراں بار توبہ ہا شکستم

حجابِ مقصدم عصیانِ من شد
گناہم موجبِ حرمانِ من شد

زمن دارد سگِ نصرانیاں عار
کہ ہست او بے گناہ و من گنہگار

باں رحمت کہ وقفِ عام کردی
جہاں را دعوتِ اسلام کردی

نمی دانم چرا محروم ماندم
رہیں ایں چنیں مقسوم ماندم

گدا خود را ترا سلطاں چو دیدم
بدرگاہِ تو اے رحمان دویدم

چو قادر، منعم و غفار ہستی
غرض ہر طرح خود مختار ہستی

بحقِ شاہ مولابخش ذی شان
زجانم نقشِ باطل محو گرداں

بعبد اللہ شاہ آں بحرِ ذخار
زشرِ نفس و شیطانم نگہدار

بحقِ مقتدائے عشق بازاں
رئیس و پیشوائے مقتدایاں

امامِ راست بازاں شیخِ عالم
ولی خاص صدیقِ معظم

شہ والا گہر امداد اللہ
کہ بہرِ عالم ست امداد اللہ

بحقِ بادشاہِ عالم نور
رئیسِ راستاں ثانی طیفور

شہِ نور محمد نورِ مطلق
امام اولیاء صدیق برحق

باں شاہ شہیداں حاجِ حرمین
شہِ عبد الرحیم غوث دارین

بعبدِ الباری شیخِ طریقت
چراغ دین احمد شیخِ ملت

لہ طالبان سلسلہ کے لئے ان دو اشعار کا اضافہ کیا گیا۔

بعبدِ الہادی ہادیِ پیراں / امیر و دستگیرِ دستگیراں

نہنگِ بحرِ عشق و بحرِ معنی / بحق شاہ عضد الدین اعنی

بآں غواصِ دریائے حقیقت / محمد مکیؒ قطبِ طریقت

بشمسِ چرخِ دیں شاہِ محمدی / کہ ہم ہادی بد و ہم بود مہدی

بحقِ بحرِ مواجِ معانی / محبؒ اللہ محی الدین ثانی

بحقِ بو سعیدِ فخرِ اقراں / جنیدِ وقت خود شبلیؒ دوراں

بسلطان المشائخ صدرِ اعلیٰ / نظام الدین شاہِ دین و دنیا

بحقِ صدرِ ایوانِ جلالت / جلال الدین شمس [بلخی ۱۲] چرخِ رفعت

بحقِ عبدِ قدوسِ مقدس / کہ کمتر دید چوں او چرخِ اطلس

بحقِ سروِ بستانِ سعادت / محمد جوہرِ کانِ سیادت

بحقِ سرورِ اہلِ معارف / ملاذِ اہلِ عرفاں شیخ عارف

بحقِ احمد عبد الحق کہ افلاک / بہ پیشِ رفعتش پست ست از خاک

بحقِ مرکزِ اہلِ کمالات / جلال الدین شہِ عالی مقامات

بہ شمس الدین خورشید جہاں تاب / امامِ و قدوۂ ابدال و اقطاب

بحقِ بحرِ ذخارِ محبت / بحق مشتعل نارِ محبت

بحقِ نورِ چشمانِ اکابر / علی احمد علاؤ الدین صابر

بہ گنجِ شکرِ ایماں و عرفاں / حلاوت بخش جاں از قندِ ایماں

بحقِ شاہِ عالی آستانہ / فرید الدین یکتائے زمانہ

بہ شمس الاولیاء بدر المشائخ / امام الاولیاء فخر المشائخ

بحقِ خواجہ قطب الدین چشتی / کہ شستہ از جہانے نقشِ زشتی

بحقِ آنکہ شاہِ اولیا شد
درِ او بوسہ گاہِ اولیا شد

معین الدین حسن سنجری کہ برخاک
ندیدہ چرخ چوں او مردِ چالاک

باں رشکِ ملائک فخرِ انساں
سپہ سالارِ نیکاں خواجہ عثمان

بحقِ مستِ حق شاہِ یگانہ
شریفِ زندنی فخرِ زمانہ

بحقِ خواجہ مودود چشتی
کہ سگ رافیض او سازد بہشتی

بحقِ دُرِ یکتا جوہرِ پاک
ابو یوسف چراغِ ہفت افلاک

بحقِ بو محمد محترم شاہ
کہ بد در روز خورشید وبشب ماہ

بحقِ حاکم شہرِ ولایت
ابو احمد دُرِ بحرِ ولایت

بسالارِ طبیبانِ روانہا
ابو اسحاق صیقل سازِ جانہا

بحقِ شاہِ والا جاہ ممشاد
عُلو در عشقِ مولا کامل استاد

بحقِ بوہبیرہ زیبِ عالم
گلِ باغِ سعادت فخرِ آدم

بحقِ آنکہ دل در عشقِ حق بست
حذیفہ مرعشی شیرِ نرِ مست

بحقِ پورِ اُدھم محوِ یزداں
امیرِ عالم ابراہیم سلطان

بحقِ زبدۂ نیکو نصیباں
فضیلِ ابنِ عیاض اُستادِ عرفاں

بعبد الواحد بن زید شہباز
کہ بالا شد ز کروبی بہ پرواز

بحقِ مقتدائے مقتدایاں
حسن بصری امامِ پیشوایاں

بحقِ شیرِ یزداں شاہِ مرداں
درِ علمِ لدنی فیضِ رحماں

خلیجِ بحرِ رحمت منبعِ فیض
تجلی گاہِ یزداں مطلعِ فیض

علی ابن ابی طالب کہ خورشید
بنورِ خاکِ پائے او درخشید

بحق آنکہ او جانِ جہاں ست
فدائے روضۂ اش ہفت آسماں ست

بحقِ آنکه محبوبش گرفتی | برائے خویش مطلوبش گرفتی
پسندیدی زجمله عالم آں را | بما بگذاشتی باقی جہاں را
گزیدی از ہمہ گلہا تو او را | نمودی صرفِ او ہر رنگ و بو را
ہمہ نعمت بنام او نمودی | دو عالم را بکامِ او نمودی
باں کو رحمت للعالمین ست | بدرگاہت شفیع المذنبین ست
بحقِ سرورِ عالم محمدؐ | بحقِ برترِ عالم محمدؐ
بذاتِ پاک خود کاں اصلِ ہستی ست | ازو قائم بلندی ہا و پستی ست
ثنائے او نہ مقدورِ جہاں ست | کہ کنہش برتر از کون و مکان ست
دلم از نقش باطل پاک فرما | براہِ خود مرا چالاک فرما
بکش از اندرونم اُلفتِ غیر | بشو از من ہوائے کعبہ و دیر
درونم را بعشقِ خویشتن سوز | بہ تیرِ دردِ خود جان و دلم سوز
دلم را محوِ یادِ خویش گرداں | مرا حسبِ مرادِ خویش گرداں

اگر نالائقم قدرت تو داری | کہ خارِ عیب از جانم براری
بخوبی زشت را مُبدَل نمائی | سیاہی را بہ بخشی روشنائی
گناہم را اگر دیدی نگر ہم | بعفو و فضلِ خود اے شاہِ عالم
تغافل از گدائے خستہ تا کے | دعا نشنیدن و سرگشتہ تا کے
بسے بگذشتہ شاہا نامرادم | بدرگاہت رسیدم ساز شادم
اگر بیچارہ ام ہستی مددگار | تو غفاری اگر ہستم گنہگار
بچشمِ لطف اے حکم تو برسر | بحالِ قاسم[له] بے چارہ بنگر

له - عاجز

باب چہارم

شجرہ قادریہ، مجددیہ، مومنیہ، غفوریہ، رحیمیہ

منظومہ حضرت مولانا اشتیاق احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

حمد لامحدود شایاں ہے خدا کے واسطے
نورِ مطلق خالق ارض و سما کے واسطے

قادر و دانا حکیم چارہ سازِ بے کساں
مالک و مختارِ کل ربُّ العلیٰ کے واسطے

رحمتِ اکمل و اجمل دائماً نازل رہے
ہادیِ اعظم محمد مصطفیٰ کے واسطے

میرے مولا بخش دے حق الیقین کا مرتبہ
شاہِ مولا بخش شاہِ اصفیا کے واسطے

مجھ کو اپنا بندۂ مخلص بنا لے اے خدا
شاہِ عبداللہ شاہِ اولیا کے واسطے

صاحبِ ارشاد مولانا محمد میر باز
متقی عابد امیر الاولیا کے واسطے

مرشدِ اکمل مکمل حضرت عبدالرحیم
رحمتِ حق رہنمائے اتقیا کے واسطے

شاہِ شاہاں حضرتِ اخوند شہ عبدالغفور
سیفِ بُرّاں شرک و الحاد و ہوا کے واسطے

یہ اس کو صاف کر دے ماسوا کے داغ سے
عارفِ کامل شعیبِ مقتدا کے واسطے

نفس و شیطان کے مکائد سے الٰہی دے نجات
حضرتِ حافظ محمد پیشوا کے واسطے

بخش دے مجھ کو خدایا صدقِ دل صدقِ مقال
حضرتِ صدیق باصدق و صفا کے واسطے

دولتِ ایمانِ کامل سے مجھے کر سرفراز
شاہِ مومن گگروی نورِ ہدا کے واسطے

شوق و ہمت کے قوی بازو عطا فرمائیے
شاہِ عالم شاہبازِ کبریا کے واسطے

از طفیلِ شہ حبیبِ محترم عالی ہمم
قابلیت اور استعدادِ عالی کر عطا
خلعتِ تجدیدِ ملت جن پہ زیبا ہو گیا
ظاہر و باطن ہو میرا مظہرِ انوارِ قدس
قطبِ دوراں حضرتِ سید کمالِ کیتھلی
بخش دے میرے گنہ اے صاحبِ فضلِ عمیم
دست بکشا جانبِ زنبیلِ ما بے مایگاں
میرے جسم و جاں کا ہر ذرہ ہو اک مہرِ منیر
جامع الحسنات خواجہ بوالحسن شیخِ زمن
از طفیل شہ گدا رحمٰن ولیِ محترم
یہ شبِ تاریک تر میری بنا نصف النہار
از طفیلِ شاہِ نیکاں حضرتِ سید عقیل
حضرتِ سید بہاؤ الدین شیخ العارفین
مجھ کو یا وہاب کر دارین کی نعمت عطا
شرف دے مقبولیت کا بہر شاہِ شرفِ دیں
نورِ چشمِ غوثِ صمدانی کریم ابن الکریم
غوثِ اعظم شیخ عبد القادرِ پیرانِ پیر
بحرِ مواجِ حقیقت شاہِ شاہانِ جہاں
بہرِ شیخ بوالحسن یا رب مجھے توفیق دے
رنج و غم سب دور فرما فرحتِ دل کر عطا

جو مسیحا تھے دلِ دردآشنا کے واسطے
سید آدم بنوری ذوالعطا کے واسطے
شیخ احمد معدنِ جود و سخا کے واسطے
شاہِ اسکندر ولیِ پر ضیا کے واسطے
صاحبِ اخلاص و تسلیم و رضا کے واسطے
عاشقِ مولا فضیلِ بے ریا کے واسطے
شہ گدا رحمٰن شاہِ اغنیا کے واسطے
شیخ شمس الدین شمس الاولیا کے واسطے
شیخ حق بین حق شناس و حق نما کے واسطے
ملتجی ہوں رحمتِ بے انتہا کے واسطے
شمسِ ملت شمسِ دیں شمس الضحےٰ کے واسطے
التجا ہے جذبۂ باطل رُبا کے واسطے
معدن البرکات مخدوم الورےٰ کے واسطے
عبدِ وہاب ولیِ پارسا کے واسطے
کھول دے بابِ اجابت اس دعا کے واسطے
عبد رزاقِ جہاں اہلِ وفا کے واسطے
رہبرِ عالم حبیبِ مصطفےٰ کے واسطے
بوسعید اسعدِ اہلِ ذکا کے واسطے
اتباعِ سنتِ خیر الورےٰ کے واسطے
بوالفرح طرطوسیِ فرحت فزا کے واسطے

رحمتِ حق عبدِ واحد شاہ بن عبد العزیز
کاملُ العرفاں عزیزِ دوسرا کے واسطے

حجت اللہ حضرت بوبکر شبلی بے مثال
محرمِ سرِّ فنا رازِ بقا کے واسطے

سیّدُ الابرار شیخ الطائفہ حضرت جنید
رہنمائے خلق اہلِ اجتبا کے واسطے

از طفیلِ سرّیِ سقطی رئیس الاتقیا
سرِّ ہستی کھول دے اس نارسا کے واسطے

ظاہر و باطن مرا ہر خیر سے معمور کر
حضرتِ معروف کرخی خوش ادا کے واسطے

پیشوائے رہروانِ حق امام الزاہدین
حضرت داؤد اہلِ اتقا کے واسطے

شہِ حبیبِ اعجمی غوّاص بحرِ معرفت
مقتدائے خلق مردِ باخدا کے واسطے

عالم و عابد حسن بصری ولیِ پارسا
متقی عارف امام الاولیا کے واسطے

منبعِ نورِ ولایت بابِ علمِ مصطفٰے
حضرتِ مولا علیؓ المرتضٰے کے واسطے

سیّدِ اولادِ آدم رحمۃٌ للعالمین
احمدِ مرسل رئیس الانبیا کے واسطے

حامد و ممدوحِ ربُّ العالمیں خیرُ البشر
خیرِ خلق اللہ محبوبِ خدا کے واسطے

آپؐ پر اور آپؐ کے سب آل اور اصحاب پر
رحمتیں ہوتی رہیں نازل سدا کے واسطے

یا الٰہی اپنی ذاتِ بے چوں بیچگوں
بے مثل بے انتہا بے ابتدا کے واسطے

دل میں یادِ حق زباں پر کلمۂ توحید ہو
جب کہ ہوں رحلت گزین دار الجزا کے واسطے

فضل تیرا مقتضی ہے عفو و رحمت کیلئے
میری طینت مستعد جرم و خطا کے واسطے

قیدِ استحقاق سے آزاد ہے رحمت تری
لُطف تیرا عام ہے شاہ و گدا کے واسطے

بیکسوں کی سننے والا کون ہے تیرے سوا
کون ہے فریاد رس ہر بے نوا کے واسطے

اس فقیرِ بے نوا کو کون دے گا اے کریم
جائے کس در پر یہ عرضِ مدعا کے واسطے

اے خدائے ذوالعطا جوّادِ ربُّ العالمیں
میں ہوں محتاج آپکی جود و عطا کے واسطے

سب مسلمانوں کو دے توفیق اے مولا کریم
اپنی طاعت کے لیے حمد و ثنا کے واسطے

مغفرت فرمائیے امت کی اور کر دیجئے
اپنی رحمت کو مقابل ہر بلا کے واسطے
ہر مسلماں کا الٰہی خاتمہ بالخیر کر
حکم جب آجائے تعمیل قضا کے واسطے

(نوٹ) ذیل میں اپنے سلسلہ کے صاحب مجاز حضرات کے نام کے اشعار درج کئے جاتے ہیں تاکہ ان کے متوسلین سلسلہ منظومہ شجرہ میں چھوڑی ہوئی جگہ پر اپنے شیخ کا نام لکھ کر شجرہ کی تلاوت کو اپنے معمولات میں داخل کر لیں۔

مظہر لطف و کرم حضرت ظہور الدین حکیم
ابن عبد اللہ شیخ الاولیاء کے واسطے
زہد و اخلاص مع اللہ کر عطا یارب مجھے
سیدی شیخی طفیل بے ریا کے واسطے
خاتمہ کیجئے الٰہی میرا اپنی حمد پر
حامد حق مرشد راہ ھدا کے واسطے
کر عطا یارب مجھے فیض رحیمی قادری
مرشدی شہ بوعلی مرد خدا کے واسطے
از برائے مرشدی احمد علی متقی
باب رحمت کھول دے اس نارسا کے واسطے
ظاہر و باطن کے یارب سب معاصی بخش دے
حاج اللہ بخش پیر مقتدا کے واسطے
اپنا سوز عشق اور درد محبت کر عطا
عبد مولا اشتیاق بے نوا کے واسطے
ہر نفس یارب مرا ہو صرف تیری یاد میں
اس ریاض احمد فقیر پر ضیا کے واسطے
بھر دے سینے کو مرے گنجینہ اسرار سے
اس نظام الدین ولی بے ریا کے واسطے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شجرۂ مختصرہ

منظومہ حضرت مولانا اشتیاق احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مندرجہ ذیل اشعار میں مشائخ سلسلہ مونیہ، غفوریہ، رحیمیہ کے اسماء مبارک کو چند اشعار میں منضبط کیا گیا ہے تاکہ جو صاحب زیادہ اشعار کے حفظ پر قادر نہ ہوں وہ ان اشعار کو یاد کر کے سلسلہ وار بزرگوں کے اسماء پڑھ سکیں۔

بہرِ حافظ بُو علیؒ مظہر جذبِ الٰہ
رحم کن بر عاصیان و در گذر کن از خطا

بہرِ مولا بخش و عبد اللہ شاہ عبد الرحیم
آخوند عبد الغفور و شہ شعیبِ مقتدا

ہم محمد شاہ صدّیق و بومن گنگروی
شاہ باز و شہ حبیب، آدم بنوری اولیا

احمد اسکندر کمالِ کیتھلی حضرت فُضیل
ہم گدا رحمٰن و شمس الدین عارف اتقیا

بو الحسن، شاہِ گدا رحمٰن و شمس الدین عقیل
شہ بہاؤ الدین و شیخ عبدِ وہّاب اصفیا

شرفِ دین و عبدِ رزاق و محی الدین غوث
بو سعید و بو الحسن بو الفرح مردانِ خدا

از طفیلِ عبدِ واحد شبلی و حضرت جنید
سِرّی و کرخی و داؤد و حبیبِ رہنما

ہم حسن بصری، علی المرتضٰے، شاہِ رُسل
صَلِّ مولائی عَلَیۡہِ دائمًا مُتَوالِیًا

ہم بذاتِ خویش بر ایں کمترینِ بندگاں
یا غیاث المستغیثین بابِ رحمت بر کُشا

استغاثہ و استعانت بجناب ربّ العزت

بتوسل اولیائے کرام و مشائخ عظام رحمۃ اللہ علیہم

سلسلۂ طیبہ قادریہ غفوریہ رحیمیہ

منظومہ حضرت مولانا اشتیاق احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

خداوندا کریمی کارسازی
غنی از جملہ عالم بے نیازی

خداوندا تو رحمانی رحیمی
رؤفی صاحبِ فضلِ عظیمی

بسے بگذشتہ یارب بیقرارم
ز ایمانے کہ دارم شرمسارم

نہ گشتہ یک نفس رو از بدیہا
گذشتہ عمر در ناکردنیہا

ز شرِ نفس و شیطاں جاں فگارست
دلم محزون و چشم اشکبارست

تہی دستم شکستہ خاطرم آہ
ندارم ہدیۂ شایاں بدرگاہ

ندارد مستعانے جز جنابت
شود بر حالِ ایں مسکیں عنایت

بحقِّ مشعلِ نورِ ہدایت
سراج الاولیا بدر الولایت

باں کو سینہ اش گنجینۂ بود
بنورِ حق دلش آئینہ بود

جنابِ شاہ مولا بخش ذی شان
سراپا نورِ عبد اللہ دوراں

ز سیمائش عیاں نورِ رحیمی
تعالی اللہ زہے شانِ کریمی

چو آں عبد الغفورِ قطبِ دوراں
بقطعِ شرک و بدعت سیفِ بُرّاں

شبیہِ آں شعیب مردِ حق بیں
نظیرِ شہ محمد اہلِ تمکیں

پیاپے شاد کام از بادۂ صدق
چو صدیقش قدم بر جادۂ صدق

مثیلِ شاہ مومن شیخِ واصل   نہاں در سینہ اش ایمانِ کامل
بفیضِ حضرتِ شہبازِ لاہوت   شکستہ روحِ پاکش بندِ ناسوت
حبیبِ آں حبیبِ اہلِ عرفاں   ضیائے چشمِ آدم ظلِّ رحماں
گلِ زیبائے آں باغِ معانی   شہِ احمد مجدد الفِ ثانی
ز اسکندر ولیّ باسعادت   منوّر بر سرش تاجِ کرامت
کمالے از کمالِ قطبِ دوراں   عیاں از روئے آں مہرِ درخشاں
بسر عمامۂ فضل و سعادت   ز افضالِ فضیلِ باکرامت
گدائے بابِ رحمٰن مردِ تجرید   خلیلے جز خدائے خویش نگزید
بنورِ شمسِ ملّت بدرِ کامل   حسنؒ چوں بوالحسن زیبا شمائل
گدائے حق غنی از ماسوا بود   چو شمس الدین شمس الاولیا بود
عقیلِ جامعِ شرع و طریقت   بہاؤ الدین ثانی در حقیقت
بورع و اتّقا چوں عبدِ وہاب   چوں شرف الدین ولیّ و عبدِ اوّاب
عزیزِ نورِ چشمِ غوثِ اعظم   جنابِ عبدِ رزّاقِ مکرم
بلطفِ محیِ ملّت شاہِ جیلاں   کشادہ شد زہر سو بابِ عرفاں
بفیضِ بوسعید و فضل و جودش   ہمہ تفسیرِ درویشی وجودش
چو نورِ بوالحسن شد نورِ افشاں   بدل پیوستہ شد انوارِ احساں
بفقر و زہد چوں بوالفرح فرحاں   عزیزِ حضرتِ بیچونِ سبحاں
چو عبدالواحدِ وحدت مقامے   دمے بے یادِ حق بودن حرامے
چو شبلی داشت جذبِ عاشقانہ   جنیدِ وقت و سرّیِ زمانہ
چو معروفِ ولی در پارسائی   بہ زہد و فقر چوں داؤدِ طائی

ز الطافِ حبیبِ عجمیؒ شیخِ اعظم
میسر شد مقامِ قطبِ عالم

بحُسنِ آں حسن عین الفضائل
حسن شد جملہ اوصاف و خصائل

علوّ و قُربِ ذاتِ بے نہایت
بفیضِ مرتضےٰ شاہِ ولایت

بنورِ اتباعِ ظلِّ رحماں
محمد قاسمِ انوارِ ایماں

رئیس الانبیاء اُمّی خطابے
علیمے صاحبِ معجز کتابے

شدہ مست از مئے یُحْبِبْکُمُ اللّٰہ
بسرّ ھُوَ مَعَکُمْ یافتہ راہ

اَغِثْنِی یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْن
بحقِّ الْمُصْطَفٰے مَوْلَی الْمُحِبِّیْن

صلوٰۃ و ہم سلامِ بے نہایت
نثارِ حضرت شاہِ رسالت

شجرۂ عالیہ قادریہ مجددیہ غفوریہ رحیمیہ

از قاری حافظ سید محمد اسحاق ایم اے، بی اے (آنرز) المتخلص بہ حافظ الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

یا الٰہی حشر میں نور الہدےٰ کا ساتھ ہو
ساقیِ کوثر محمد مصطفےٰ کا ساتھ ہو

ساتھ ہو یارب علی مرتضےٰ کا ساتھ ہو
اور حسن بصری امامِ اولیا کا ساتھ ہو

ہو حبیب عجمی و داؤد طائی کا بھی ساتھ
حضرت معروف کرخی پیشوا کا ساتھ ہو

شاہ عبداللہ سری سقطی اہلِ کمال
اور جنیدِ پیشوائے اولیا کا ساتھ ہو

ساتھ ہو بوبکر شبلی عبد واحد کا بھی ساتھ
بوالفرح طرطوسیِ شاہِ اصفیا کا ساتھ ہو

بوالحسن اور بوسعیدِ مہتدی کا ساتھ ہو
عاشقانِ نورِ احمد مصطفےٰ کا ساتھ ہو

غوث الاعظم شیخ عبدالقادر پیرانِ پیر
رہبرِ کامل حبیبِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

عبدِ رزاق اور شرفِ دین کا بھی ساتھ ہو
ساتھ ہو سیّد عقیل رہنما کا ساتھ ہو

ساتھ شمس الدین صحرائی گدا رحمٰن کا
بوالحسن شاہِ امامِ اتقیا کا ساتھ ہو

شمس دیں ثانی کا اور ثانی گدا رحمٰن کا
حضرتِ شاہِ فضیلِ پر ضیا کا ساتھ ہو

ساتھ ہو یارب کمال کیتھلی کا بھی ہو ساتھ
ساتھ ہو شاہِ سکندر پیشوا کا ساتھ ہو

شہ محی الدین ثانی یعنی احمد کابلی
اُس مجددِ الفِ ثانی بے ریا کا ساتھ ہو

سید آدم بنوری حضرتِ شاہِ حبیب
اور سید شاہ بازِ باسخا کا ساتھ ہو

ساتھ مومن گگروہی کا اور شہ صدیق کا
حضرتِ حافظ محمد باصفا کا ساتھ ہو

حضرتِ شاہِ شعیب و حضرتِ عبد الغفور
قطبِ عالم پیشوائے اولیا کا ساتھ ہو

مشعلِ راہِ طریقت صاحبِ فیضِ عمیم
حاجی عبد الرحیم پیشوا کا ساتھ ہو

مولوی و عابد و زاہد۔ ولی و پاکباز
عالم و حافظ امیرِ پُر ضیا کا ساتھ ہو

بحرِ عرفاں کے شناور دینِ حق کے پیشوا
شاہ عبد اللہ بدر الاولیا کا ساتھ ہو

چشمۂ فیض معارف صاحبِ روشن ضمیر
حاجی مولابخش خاصانِ خدا کا ساتھ ہو

رہبرِ راہِ حقیقت صاحبِ تقویٰ و زہد
یعنی حافظ بو علیؒ رہنما کا ساتھ ہو

سالکِ راہِ طریقت۔ متقی و پاکباز
حاجی اللہ بخشؒ شاہِ باصفا کا ساتھ ہو

صاحبِ ایمان باللہ عاشقِ محبوبِ حق
اشتیاق احمد گدائے اصفیا کا ساتھ ہو

عامل و عابد و زاہد حاملِ دینِ مبیں
اس نظام الدین ولی بے ریا کا ساتھ ہو

صاحبِ روشن ضمیر و واقفِ اسرارِ دیں
اس طفیل احمد حبیبِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

پیروِ دینِ محمدؐ بندۂ مومن صفت
اس ریاض احمد فقیرِ پر ضیا کا ساتھ ہو

یہ دُعا حافظ کی ہے اب تجھ سے ربِّ ذوالجلال
حشر میں کُل انبیاء و اولیا کا ساتھ ہو

شجرہ قادریہ، غفوریہ، رحیمیہ اُردو

منظومہ حضرت مولانا محمد **امیر باز خاں** صاحب رحمۃ اللہ علیہ

یا رحیما رحم کر مجھ پر ز حرمت مصطفےٰ
ہم ز حرمت شاہِ مردان علیؓ مرتضےٰ

اور حسن بصری خیر التابعین کے فیض سے
اور حبیب عجمی کی برکت سے خدایا دلکشا

حضرتِ داؤد طائی حضرتِ معروف کرخ
ہر دو شاہِ دیں کی برکت سے غفورا غفر خطا

خواجہ عبداللہ سری سقطی اور حضرت جنید
بندۂ حق شیخ شبلی کی دعا سے یا خدا

حُبِّ ایمانی عطا کر اور رہِ توحید نیز
عبد واحد کے سبب سے یا احد دکھلا سدا

بوالفرح طرطوسی کی برکت سے دے فرحت قدم
بوالحسن ہکاری کی حرمت سے دے حسنہ مرا

دو جہاں کی دے سعادت از طفیلِ بوسعید
محیِ دیں محبوبِ سبحانی کی حرمت سے حیا

از طفیلِ بندۂ رزاق دے روزی حلال
شرف دے برکت سے شرف الدین کے اے کبریا

عبدوہاب اور بہاؤ الدین اور سید عقیل
ان کی عزت سے کریما عقل کامل کر عطا

دینداری کو مری دے روشنی آفاق ہیں
از طفیل شمسِ دیں صحرائی باصدق وصفا

دے گدائی اپنے گھر کی اے غنی و بے نیاز
از سعی شاہ گدا رحمٰن امامِ التقیا

بوالحسن اور شمسِ دیں عارف کی برکت سے الٰہ
اہلِ عرفاں میں جگہ دے مجھکو تو روز جزا

فضل کر مجھ پر طفیلِ شاہِ گدا رحمٰن کے
وز طفیلِ آل فضیل صاحبِ جود و سخا

دے کمال اور بادشاہی دین کی مالک مرے
از طفیل شہ کمال و شہ سکندر باوفا

خواجۂ احمد مجدد کے لیے اے ذوالکرم
ہر ولایت مقام اور حال کر مجھ کو عطا

آدمیت مجھ کو دے از برکت آدم شریف
اور محبت دے نبی کی از حبیبِ کبریا

از طفیلِ شاہ باز و شاہ مومن گنگروہی — مجھ کو بھی ایماں عطا کر ہمچو ایمانِ اولیا

دے مجھے صدیقیت کا مرتبہ اے صادقا — از کرم بشوا نظرہی صدیق آں صاحب ولا

حفظ دے شرعی حدودوں کا مجھے یا حافظا — از سعیِ حافظ محمد با کمال و مقتدا

مجھ کو بھی مقبول کر لے از کرم حضرت شعیب — وز کرم عبد الغفور قطبِ عالم رہنما

خواجۂ عبد الرحیم اہلِ حکومت کے طفیل — کر دے مجھ احقر جہاں کو اتقیا کا پیشوا

زاہد و عابد تقی و عالم و حافظ امیر — باز رکھ مجھ کو گنہ سے ان کی برکت سے خدا

از طفیل پیرؒ کامل غوث عبد اللہ شاہ — قرب کر اپنا عطا اور قلب سے پردے اٹھا

عبدِ مسکیں کو الٰہی کر عطا شرفِ قبول — از طفیل شاہ مولا بخش شیخِ مقتدا

کھول دے سینہ مرا اور دے ولایت کبریٰ — محو کر در نور صرفہ دے مقامات رضا

در جنابت یا الٰہی ہے یہ میرا مدعا — از سعی مرغوب فقر امیر بازِ مہتدا

نوٹ ۔ یہ شجرہ ایک ایسے ولی کامل کے واردات قلبی کا نتیجہ ہے جو شاعر نہ تھے ۔ اس لیے اس میں ادبی نقطہ نظر سے کچھ فروگذاشتیں دیکھتے ہوئے ایک خادم سلسلہ نے کچھ محو اثبات کی طرف توجہ کی مگر توفیق نہیں دی گئی ۔ اور الحمد للہ اس احساس پر شرح صدر ہو گیا کہ اکابر کے الفاظ میں جوان کے قلبی اخلاص کے حامل ہوتے ہیں ۔ اگرچہ ان میں ادبی نقائص ہوں جو فوائد و برکات ہیں وہ ترمیمات کے بعد باقی نہ رہیں گے لہٰذا بغیر تغیر و تبدل کے باقی رکھا گیا ۔

اشتیاق احمد عفی عنہ

ے ۔ طالبین سلسلہ کے لیے ان دو اشعار کا اضافہ کیا گیا ۔ ۱۲ ۔ اشتیاق احمد عفی اللہ عنہ

شجرۂ قادریہ سلسلۃ الذہب

۱ الٰہی بحرمت و برکت خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم

۲ الٰہی بحرمت و برکت حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہ

۳ الٰہی بحرمت و برکت حضرت سیّدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴ الٰہی بحرمت و برکت حضرت سیّدنا زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ

۵ الٰہی بحرمت و برکت حضرت سیّدنا محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ

۶ الٰہی بحرمت و برکت حضرت سیّدنا جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

۷ الٰہی بحرمت و برکت حضرت سیّدنا موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ

۸ الٰہی بحرمت و برکت حضرت سیّدنا علی موسےٰ رحمۃ اللہ علیہ

۹ الٰہی بحرمت و برکت حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰ الٰہی بحرمت و برکت حضرت عبداللہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱ الٰہی بحرمت و برکت حضرت جنید البغدادی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲ الٰہی بحرمت و برکت حضرت ابوبکر الشبلی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳ الٰہی بحرمت و برکت حضرت خواجہ عبدالواحد بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

۱۴ الٰہی بحرمت و برکت حضرت خواجہ ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵ الٰہی بحرمت و برکت حضرت خواجہ ابوالحسن علی الہکاری رحمۃ اللہ علیہ

۱۶ الٰہی بحرمت و برکت حضرت خواجہ ابوسعید مخزمی رحمۃ اللہ علیہ

۱۷ الٰہی بحرمت و برکت حضرت غوث الاعظم السید محی الدین عبد القادر الجیلانی رح
۱۸ الٰہی بحرمت و برکت حضرت سید عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ
۱۹ الٰہی بحرمت و برکت حضرت سید شرف الدین قتال رحمۃ اللہ علیہ
۲۰ الٰہی بحرمت و برکت حضرت سید عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ
۲۱ الٰہی بحرمت و برکت حضرت سید بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ
۲۲ الٰہی بحرمت و برکت حضرت سید عقیل رحمۃ اللہ علیہ
۲۳ الٰہی بحرمت و برکت حضرت شیخ شمس الدین صحرائی رحمۃ اللہ علیہ
۲۴ الٰہی بحرمت و برکت حضرت شاہ گدا رحمٰن رحمۃ اللہ علیہ
25 الٰہی بحرمت و برکت حضرت شاہ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ
۲۶ الٰہی بحرمت و برکت حضرت شاہ شمس الدین عارف بن شاہ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ
۲۷ الٰہی بحرمت و برکت حضرت شاہ گدا رحمٰن ثانی رحمۃ اللہ علیہ
۲۸ الٰہی بحرمت و برکت حضرت شاہ فضیل رحمۃ اللہ علیہ
۲۹ الٰہی بحرمت و برکت حضرت کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ
۳۰ الٰہی بحرمت و برکت حضرت شاہ سکندر کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ
۳۱ الٰہی بحرمت و برکت حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
۳۲ الٰہی بحرمت و برکت حضرت سید آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ
۳۳ الٰہی بحرمت و برکت حضرت شاہ حبیب رحمۃ اللہ علیہ
۳۴ الٰہی بحرمت و برکت حضرت سید شاہ باز رحمۃ اللہ علیہ
۳۵ الٰہی بحرمت و برکت حضرت شاہ مومن گگروی رحمۃ اللہ علیہ
۳۶ الٰہی بحرمت و برکت حضرت شاہ صدیق لبشوانڑی رحمۃ اللہ علیہ

۳۷ الٰہی بحرمت و برکت حضرت حافظ محمد رحمۃ اللہ علیہ

۳۸ الٰہی بحرمت و برکت حضرت شاہ شعیب توڈھیروی رحمۃ اللہ علیہ

۳۹ الٰہی بحرمت و برکت حضرت انوند شیخ الاسلام شاہ عبد الغفور رحمۃ اللہ علیہ

۴۰ الٰہی بحرمت و برکت حضرت الحاج الشیخ عبد الرحیم سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ

۴۱/ا الٰہی بحرمت و برکت حضرت | مولانا محمد امیر بازخاں رحمۃ اللہ علیہ

ب الٰہی بحرمت و برکت حضرت | مولانا عبد الرحیم رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ

ج الٰہی بحرمت و برکت حضرت | مولانا عبد الخالق ساکن مہم ضلع رہتک رح

د الٰہی بحرمت و برکت حضرت | مولانا شاہ ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ

ہ الٰہی بحرمت و برکت حضرت | مولانا قاری عبد الکریم تخت ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

و الٰہی بحرمت و برکت حضرت | مولانا حافظ نور محمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

۴۱/ز الٰہی بحرمت و برکت حضرت مولانا عبد اللہ شاہ جلال آبادی ثم الکرنالی رحمۃ اللہ علیہ

۴۲ الٰہی بحرمت و برکت حضرت شاہ مولا بخش شاہ جلال آبادی ثم الکرنالی رحمۃ اللہ علیہ

نوٹ۔ اس طرح باقی سلسلوں میں جہاں حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کا نام ہے اس سے قبل یہ نام اضافہ کئے جا سکتے ہیں۔ ایسے ہر سلسلہ کو جس میں یہ اسماء ہوتے ہیں سلسلۃ الذہب کہتے ہیں۔

شجرۂ طیبہ اکابر نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ اسرارہم

حمد بے حد ہے جناب کبریا کے واسطے
بے عدد رحمت محمد مصطفےٰ کے واسطے

ہے ثنا اصحاب و آلِ مجتبےٰ کے واسطے
اہلِ بیتِ مصطفےٰ و مرتضیٰ کے واسطے

یاالٰہی ہاتھ اٹھاتا ہوں دعا کے واسطے
خواجگانِ نقشبندی پُر ضیا کے واسطے

صدق کامل کر عطا مجھ کو تو اپنے فضل سے
حضرتِ صدیق اکبر باصفا کے واسطے

بادشاہی دو جہاں کی دے مجھے اے کبریا
حضرتِ سلمان فارس پارسا کے واسطے

دین و دنیا کی بلاؤں سے بچا یارب مجھے
حضرتِ قاسم امام اولیاء کے واسطے

جامِ وحدت سے مجھے سیراب کردے اے خدا
حضرتِ جعفر امام اصفیا کے واسطے

کر عطا رتبہ فنا فی اللہ کا اے ذوالعطا
بایزید رہنماءِ پیشوا کے واسطے

ذاکر و شاغل مجھے رکھ روز و شب اے کبریا
بوالحسن خرقانیِ نورُ الہدیٰ کے واسطے

دستگیری کیجیو میری خدائے بے نیاز
قاسمِ گرگانیِ شمس الہدیٰ کے واسطے

قوتِ روحی عطا کر مجھ کو یا ربِّ قدیر
بوعلیِ پارسا اہلِ سخا کے واسطے

حسنِ باطن کر عطا تو مجھ کو یا ربِّ کریم
خواجہ یوسف ولی پُر ضیا کے واسطے

کھول دے یارب میری چشمِ بصیرت کھول دے
عبدِ خالق غجدوانی رہنما کے واسطے

کر منور نورِ عرفاں سے مجھے یا ذوالجلال
حضرتِ عارف محمد پیشوا کے واسطے

گور میری نور سے بھر دے خدائے دو جہاں
حضرتِ محمود شاہِ اولیاء کے واسطے

وہ دکھا راہِ طریقت جو مجھے آسان ہو
بوعلی رامیتنی بدرالد [illegible] واسطے

ہو گروہِ عاشقاں میں حشر کو میرا شمار
بابا سماسی محمد [illegible] واسطے

آفتابِ حشر ہو مجھ پر مثالِ ماہتاب
عشق کا اپنے عطا کر مجھ کو دُرِ بے بہا
درگذر میری خطا سے رحم فرما یا رحیم
عیب پوشی کر مری دونوں جہاں میں اے کریم
ایک پل میں طے ہو راہِ پل صراط اے کبریا
جامِ کوثر کر عطا دستِ محمدؐ سے مجھے
دے فقیری اپنے دَر کی اے میرے پروردگار
رحم کر ماں باپ پر میرے خدائے کارساز
اور بقا باللہ کا رتبہ مجھے، کر تو عطا
نارِ دوزخ سے بچانا تو مجھے اے پاک ذات
زہد و تقویٰ کا سہارا ہے نہ طاعت پر گھمنڈ
کر عطا اپنی عنایت سے صراطِ مستقیم
ہوں میرے سب کام احسن دو جہاں میں یا خدا
جلوہ گر ہو نور دل میں اے میرے ربِّ کریم
جو مرے احباب ہیں وہ سب ہوں یارب فیضیاب
بابِ عرفاں کھول دے مجھ پر خدائے کارساز
یا الٰہی ہو نہ یہ بندہ سعادت سے بعید

حضرت میر کلالِ پارسا کے واسطے
شہ بہاؤ الدین[۱] تاج الاتقیا کے واسطے
اور علاؤ الدین سزاوارِ ثنا کے واسطے
خواجہ یعقوب چرخی بے ریا کے واسطے
اور عبید اللہ شاہِ باخدا کے واسطے
شاہِ زاہد شاہِ اقلیمِ رضا کے واسطے
خواجہ درویش محمد پُرضیا کے واسطے
خواجہ امکنکی ولی پارسا کے واسطے
باقی باللہ مردِ باخدا کے واسطے
شہِ مجددِ الفِ ثانی بے ریا کے واسطے
رحم کر معصوم مرشد رہنما کے واسطے
خواجہ عابد نقشبندی باوفا کے واسطے
اس محمد شاہ محسن ذوالعطا کے واسطے
حضرتِ نور محمد خوش ادا کے واسطے
میرزائے جانِ جاناں رہنما کے واسطے
شہ غلام با علی نور الہدیٰ کے واسطے
رحم کر اس بو سعید پارسا کے واسطے

۱۔ یعنی حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ جن کی نسبت کے اعتبار سے اس سلسلہ کو نقشبندیہ کہتے ہیں۔ ۱۲۔

حُبِّ دنیا دور کر اور نورِ ایماں کر عطا — خواجہ محمد علی شہ بے ریا کے واسطے

حد سے گذری دل کی میری بے کلی اے کبریا — فضل کر اس شاہِ مادھو پیشوا کے واسطے

کر عطا سوزِ محبت اپنا دیوانہ بنا — شاہِ مولا بخشں شیخِ مقتدا کے واسطے

میرے مولا بخش دے اخلاص اور حسنِ عمل — اشتیاق احمد حبیب الاولیا کے واسطے

یاالٰہی کر مرے دل سے دوئی کا حرف دور — تا مرے سب کام ہوں تیری رضا کے واسطے

میں نہیں ہوں تجھ سے یارب طالب جاہ و حشم — فضل کافی ہے ترا مجھ بے نوا کے واسطے

میں نہ تاج سلطنت چاہوں نہ دلق مسکنت

دردِ غم بس چاہیے اس لادوا کے واسطے

نوٹ: تمام اہلِ نظر مشائخ طریقت کے نزدیک یہ امر مسلم ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ سے نقشبندیہ سلسلے کے علاوہ جو بھی سلسلے رائج ہوئے ہیں ان میں ضمنی طور پر نقشبندی نسبت شامل ہے۔ چنانچہ ہمارے سلسلہ قادریہ مجددیہ کو بھی یہ شرف حاصل ہے۔ مگر مستقل طور پر نسبت نقشبندیہ مجددیہ ہمارے سلسلہ میں قطب العالم حضرت حاجی مولا بخش صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے واسطے سے بھی پہونچی ہے جو حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ کو اپنے سابق مرشد کامل و مکمل حضرت مادھو شاہ قدس اللہ سرہٗ سے براہِ راست حاصل ہوئی تھی۔ بنابریں مذکورہ بالا شجرہ طیبہ کو رسالہ ہذا میں شامل کیا گیا۔

---

۵ - از اشتیاق احمد ۱۲

شجرۂ طیبہ سلسلہ نقشبندیہ

یاالٰہی حشر میں خیرالوریٰ کا ساتھ ہو
رحمتِ عالم محمد مصطفےٰ کا ساتھ ہو

حضرتِ صدیق اکبرؓ معدنِ صدق وصفا
حضرتِ سلمانؓ و قاسمؒ حق نما کا ساتھ ہو

آں امام جعفرِ صادقؒ و حضرت بایزیدؒ
بوالحسنؒ، بوالقاسمؒ اہلِ ولا کا ساتھ ہو

بوعلیؒ و شاہِ یوسفؒ خواجگان ذوالھمم
خواجہ عبدالخالقؒ شاہ ھدیٰ کا ساتھ ہو

خواجہ عارفؒ خواجہ محمودؒ و عزیزانِ علیؒ
حضرت بابا سماسیؒ ذوالعلا کا ساتھ ہو

حضرت میر کلالؒ و سربراہِ نقشبند
شہ بہاء الدینؒ امام اولیاء کا ساتھ ہو

شہ علاء الدینؒ اور یعقوب چرخیؒ اصفیا
شہ عبیداللہؒ شیخ الاتقیا کا ساتھ ہو

حضرت زاہد ولیؒ پیشوائے زاہداں
خواجہ درویش محمدؒ ذوالعطا کا ساتھ ہو

حضرت شاہ محمدؒ یعنی امکنکی ولی
اور محمد عبدِ باقیؒ رہنما کا ساتھ ہو

الفِ ثانی کے مجددؒ اور قیوم زماں
اور مرادِ سید اولادِ آدم بے گماں

نورِ چشمِ حضرتِ فاروقؓ شاہِ عادلاں
شیخ احمدؒ سرگروہِ اولیاء کا ساتھ ہو

جانشینِ مسندِ تجدید و قیومِ زمن
حضرتِ معصومؒ محبوبِ خدا کا ساتھ ہو

خواجہ سیف الدینؒ و شہ عابد شہِ محسن ولی
پیشوایانِ طریقِ حق نما کا ساتھ ہو

حضرتِ نور محمدؒ اور مرزا شمسِ دینؒ
جانِ جاناں مظہرِ نور خدا کا ساتھ ہو

شاہ عبداللہ علیؒ و حضرتِ شہ بوسعیدؒ
اور محمد باعلیؒ پیشوا کا ساتھ ہو

اور بادھو شاہؒ انوارِ ہدایت کے دھنی
حاجی مولا بخشؒ قطبُ الاولیا کا ساتھ ہو

شجرۂ طیبہ چشتیہ صابریہ امدادیہ

نوٹ:۔ اپنے متذکرہ بالا سلاسل غفوریہ مجددیہ کے علاوہ حضرت مولانا عبداللہ شاہ جلال آبادی ثم کرنالوی رحمۃ اللہ علیہ کو سلسلہ چشتیہ کا فیضان براہ راست بھی ہوا۔ حج کے ایام میں جب کہ حضرت مولانا کو شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ قدس اللہ سرہٗ العزیز سے مکہ معظمہ میں شرفِ ملاقات حاصل ہوئی تو حضرت حاجی صاحب قدس اللہ سرہٗ العزیز نے حضرت مولانا عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ کو بیعت کیا اور سلسلہ چشت کی اجازت عطا فرمائی اور تبرکاً ایک عصا اور ٹوپی بھی عنایت فرمائی اس بنا پر سلسلہ چشتیہ کے مروجہ شجرہ میں حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس اللہ سرہٗ العزیز کے نام سے قبل حضرت مولانا عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خلیفہ برحق حضرت حاجی مولا بخش رحمۃ اللہ علیہ کے نام کے اشعار داخل کر کے اردو اور فارسی دونوں شجرات شامل رسالہ ہذا کیے گئے۔

حمد ہے سب تیری ذاتِ کبریا کے واسطے　　اور درود و نعت ختم الانبیا کے واسطے
اور سب اصحاب و آلِ مصطفٰے کے واسطے

دربدر پھرتی ہے خلقت التجا کے واسطے　　آسرا تیرا ہے پر مجھ بے نوا کے واسطے
رحم کر مجھ پر الٰہی اولیا کے واسطے

ان بزرگوں کو شفیع لایا ہوں میں ہو کر ملول　　کیجیو یہ عرض میری ان کی برکت سے قبول
ہاتھ اٹھاؤں جب تیرے آگے دعا کے واسطے

یاالٰہی بخش دے دل کو میرے صدق و صفا ۔ اور عطا کر اتباعِ سنتِ خیرُالوریٰ
حاجی مولا بخش قطب اولیاء کے واسطے

یاالٰہی دور کر دل سے میرے داغِ دوئی ۔ جلوت و خلوت میں مجھ کو بخش دیجئے یکسوئی
شاہ عبداللہ نور الاولیاء کے واسطے

خلق کو ہوتا ہے حج زیارتِ خانہ نصیب ۔ کر مجھے اپنی مدد سے حج مردانہ نصیب
حاجی امداد اللہ ذوالعطا کے واسطے

پاک کر ظلماتِ عصیاں سے الٰہی دل مرا ۔ کر منور نورِ عرفاں سے الٰہی دل مرا
حضرت نور محمد پر ضیا کے واسطے

ایسے مرنے پر کروں قربان یارب لاکھ عید ۔ اپنی تیغ عشق سے کر لے اگر مجھ کو شہید
حاجی عبد الرحیم اہل غزا کے واسطے

کر وہ پیدا دردِ غم میرے دِل افگار میں ۔ بار پاؤں جس سے اے باری تیرے دربار میں
شیخ عبد الباری شہ بے ریا کے واسطے

شرک و عصیاں وضلالت سے بچا کر اے کریم ۔ کر ہدایت مجھ کو اب راہ صراط مستقیم
شاہ عبد الہادی پیر ہدیٰ کے واسطے

دین و دنیا کی طلب عزت نہ سرداری مجھے ۔ اپنے کوچہ کی عطا کر ذلت و خواری مجھے
شاہِ عضد الدین عزیز دوسرا کے واسطے

دے مجھے عشقِ محمد اور محمدیوں میں گن ۔ ہو محمد ہی محمد وِرد میرا رات دن
شہ محمد اور محمدی اتقیا کے واسطے

حُبِّ حق حُبِّ الٰہی حُبِّ مولیٰ حُبِّ رب ۔ الغرض کر دے مجھے محوِ محبت سب کا سب
شہ محب اللہ شیخ باصفا کے واسطے

گرچہ ہیں غرق شقاوت ہوں سعادت سے بعید — پر توقع ہے کرے مجھ سے شقی کو تو سعید

بو سعید اسعد اہلِ ورا کے واسطے

فال ابتر حال ابتر سب مرے ابتر ہیں کام — لطف سے اپنے مرے کر ملک دین کا انتظام

شہ نظام الدین بلخی مقتدا کے واسطے

ہے یہی سب دین میرا اور یہی سب ملک و مال — یعنی اپنے عشق میں کر مجھ کو باجاہ و جلال

شہ جلال الدین جلیلِ اصفیا کے واسطے

حُبِّ دنیا ہی سے کر کے پاک مجھ کو اے حبیب — اپنے باغ قدس میں کر سیر تو میرے نصیب

عبدِ قدوس شہ قدس وصفا کے واسطے

کر معطر روح کو بوئے محمدؐ سے مری — اور منور چشم کر روئے محمدؐ سے مری

اے خدا شیخ محمد رہنما کے واسطے

کر عطا راہِ شریعت روئے احمدؐ سے مجھے — اور دکھا نور حقیقت خوئے احمدؐ سے مجھے

شیخ احمد عارفِ صاحب عطا کے واسطے

کھول دے راہِ طریقت قلب پر یا حق مرے — کر تجلی حقیقت قلب پر یا حق مرے

احمد عبد الحق شہ ملک بقا کے واسطے

دین و دنیا کا نہیں درکار کچھ جاہ و جلال — ایک ذرہ درد کا یا حق مرے دل میں تو ڈال

شہ جلال الدین کبیر الاولیا کے واسطے

ہے مکدر ظلمت عصیاں سے میرا شمس دین — کر منور نور سے عرفاں کے میرا شمس دین

شیخ شمس الدین ترک شمس الضحیٰ کے واسطے

اے میرے اللہ رکھ ہر وقت ہر لیل و نہار — عشق میں اپنے مجھے بے صبر و بیتاب و فرار

شیخ علاء الدین صابر بارضا کے واسطے

دے ملاحت مجھ کو حق تمکینی ایماں سے — اور حلاوت بخش گنج شکر عرفاں سے

شہ فریدالدین شکر گنج لقا کے واسطے

عشق کی رہ میں ہوئے جو اولیا اکثر شہید — خنجر تسلیم سے اپنے مجھے بھی کر شہید

خواجہ قطب الدین مقتول ولا کے واسطے

بے ترے ہیں نفس و شیطاں درپئے ایماں و دیں — جلد ہو یارب مرا آکر مددگار و معیں

شہ معین الدین حبیب کبریا کے واسطے

یاالٰہی بخش ایسا بے خودی کا مجھ کو جام — جس سے اٹھ جا پردۂ شرم و حیا و ننگ و نام

خواجۂ عثمان باشرم و حیا کے واسطے

دور کر مجھ سے غم موت و حیات مستعار — زندہ کر ذکر شریف حق سے اے پروردگار

شہ شریف زندنی با اتقا کے واسطے

آتش شوق اس قدر دل میں مرے بھڑکا دے ودود — ہر بن مو سے مرے نکلے تری الفت کا درد

خواجہ مودود چشتی پارسا کے واسطے

رحم کر مجھ پر تو اب چاہ ضلالت سے نکال — بخش عشق و معرفت کا مجھ کو یارب ملک و مال

شاہ بو یوسف شہ شاہ و گدا کے واسطے

مست اور بے خود بنا بوئے محمدؐ سے مجھے — محترم کر خواہی کوئے محمدؐ سے مجھے

بو محمد محترم شاہ ولا کے واسطے

صدقے احمدؐ کے یہ ہے امید تیری ذات سے — کہ بدل کر دے مرے عصیاں کو حسنات سے

احمد ابدال چشتی با سخا کے واسطے

حد سے گذرا رنج فرقت اب تو اے پروردگار — کر میری شام خزاں کو وصل سے روز بہار

شیخ ابو اسحق شامی خوش ادا کے واسطے

شادی و غم سے دو عالم کی مجھے آزاد کر اپنے درد و غم سے یارب دل کو میرے شاد کر
خواجۂ ممشاد علوی بوالعلا کے واسطے

ہے مرے تو پاس ہر دم لیک میں اندھا ہوں پر بخش وہ نور بصیرت جس سے تو آوے نظر
بو ہبیرہ شاہ بصری پیشوا کے واسطے

عیش و عشرت سے دو عالم کے نہیں مطلب مجھے چشم گریاں سینہ بریاں کر عطا یارب مجھے
شیخ حذیفہ مرعشی شاہِ صفا کے واسطے

نے طلب شاہی کی نے خواہش گدائی کی مجھے بخش اپنے در تلک طاقت رسائی کی مجھے
شیخ ابراہیم ادہم بادشا کے واسطے

راہ زن میرے ہیں دو قزاق با گرز گراں تو پہنچ فریاد کو میری کہیں اے آسماں
شاہِ فضیل ابن عیاض اہل دعا کے واسطے

کر مرے دل سے تو اے واحد دوئی کا حرف دور دل میں اور آنکھوں میں بھر دے سربسر وحدت کا نور
خواجہ عبد الواحد بن زید شا کے واسطے

کر عنایت مجھ کو توفیق حسن اے ذو المنن تاکہ ہوں سب کام میرے تیری رحمت سے حسن
شیخ حسن بصری امامِ اولیا کے واسطے

دور کر دل سے حجابِ جہل و غفلت میرے اب کھول دے دل میں در علم حقیقت میرے رب
ہادی عالم علی رضہ مشکل کشا کے واسطے

کچھ نہیں مطلب دو عالم کے گل و گلزار سے کر مشرف مجھ کو تو دیدار پر انوار سے
سرورِ عالم محمدؐ مصطفےٰ کے واسطے

ان بزرگوں کے تئیں یارب غرض ہر کار میں کر شفاعت کا وسیلہ اپنی تو دربار میں
مجھ ذلیل و خوار مسکین و گدا کے واسطے

اس دوئی نے کر دیا ہے دور وحدت سے مجھے کر دوئی کو دور کر پر نور وحدت سے مجھے
تا ہوا سب میرے عمل خالص رضا کے واسطے

کر دیا اس عقل نے بے عقل و دیوانہ مجھے کر ذرا اس ہوش سے بیہوش و مستانہ مجھے
یا حق اپنے عاشقانِ باوفا کے واسطے

کشمکش ہے ناامیدی کی ہوا ہوں میں تباہ دیکھ مت میرے عمل کر لطف پر اپنے نگاہ
یا رب اپنے رحم و احسان و عطا کے واسطے

چرخِ عصیاں سر پہ ہے زیر قدم بحر الم چار سو ہے فوج غم کر جلدی اب بہر کرم
کچھ رہائی کا سبب اس مبتلا کے واسطے

گرچہ میں بدکار و نالائق ہوں اے شاہِ جہاں پر ترے اب چھوڑ کر در کو بتا جاؤں کہاں
کون ہے تیرے سوا مجھ بے نوا کے واسطے

ہے عبادت کا سہارا عابدوں کے واسطے اور تکیہ زہد کا ہے زاہدوں کے واسطے
ہے عصائے آہ مجھ بے دست و پا کے واسطے

نے فقیری چاہتا ہوں نے امیری کی طلب نے عبادت نے زہد نے خواہش علم و ادب
درد دل پر چاہیے مجھ کو خدا کے واسطے

عقل و ہوش و فکر اور نعمائے دنیا بے شمار کی عطا تو نے مجھے پر اب تو اے پروردگار
بخش وہ نعمت جو کام آوے سدا کے واسطے

گرچہ عالم میں الٰہی سعی میں بسیار کی پر نہ کچھ تحفہ ملا لائق ترے دربار کی
جان و دل لایا و لے تجھ پر فدا کے واسطے

گرچہ یہ ہدیہ مرا ناقابلِ منظور ہے پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دور ہے
کشتگانِ تیغ تسلیم و رضا کے واسطے

حد سے ابتر ہوگیا ہے حال مجھ ناشاد کا　　کر مری امداد اللہ وقت ہے امداد کا

اپنے لطف و رحمت بے انتہا کے واسطے

جس نے یہ شجرہ دیا ہے جس نے یہ شجرہ لیا　　جس نے یہ شجرہ پڑھایا جس نے یہ شجرہ پڑھا

بخش دیجئے سب کو ان اہلِ صفا کے واسطے

دُعا

یا اللہ! اپنے فضل وکرم سے اس ہدایت و رحمتِ خاص سے ہمارے دِلوں کو نورِ ایمان سے منور فرما جس سے آپ نے اولیاءِ مقربین کو معزز فرمایا ہے۔

یا ہادیٔ مطلق! ہمیں اس راہِ ہدایت ویقین پر چلنے کی توفیق عطا فرما، جو آپ نے اپنے محبوبین کے لیے پسند کی ہے۔

یا ودود وکریم! ہمارے قلوب کو اپنی محبت سے روشن اور ہماری روح کو اپنے قربِ خاص سے زندہ ومسرور کردے۔

یا لطیف وکریم! اپنے لطف وکرم سے ہمیں اپنے حبیب پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور ان کے سنن و آثار اور ان کے نقوشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔

یا رؤف ورحیم! ہمارے قلوب کو اپنے غیر کی محبت سے پاک کردے اور اپنی ذات کی محبت عطا فرما۔

یا مالک الملک! ہم سب تیرے سائل، تیرے فقیر ومحتاج، تیرے عاجز وحقیر بندے دست بدعا ہیں۔ ان کے عجز ونیاز کو قبول فرما اور ہر اس خیر میں سے حصہ عطا فرما جو تیرے رسول محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے طلب فرمائی ہے۔

آمین۔ آمین! یا ربَّ الْعٰلَمِیْن بِجَاہِ حَبِیْبِکَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلِّ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَحِبَّائِہٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْن! بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن۔



***Whatsapp:03353898698**